الحکم

دار الامان قادیان

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۶	۲۸- فروری ۱۹۰۲ء مطابق ۱۸- ذیقعدہ ۱۳۱۹ھ یوم جمعہ	نمبر ۸

فہرست مضامین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق

عید الضحےٰ کا وقت قریب آتا جاتا ہے۔ امتحان کے لیے جو جلسہ دار الامان مین اس تقریب پر ہونا قرار پایا تھا وہ بوجہ طاعون ملتوی کیا گیا ہے۔ حضرت اقدس حجتہ اللہ علے الارض کا منشا ہے کہ طاعون زدہ علاقون اور شہرون کے لوگونکا مجمع اس موقع پر نہ ہو۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کی امداد کا سوال اس تقریب پر بدستور موجود ہے الحکم کے پڑھنے والے احمدی احباب خوب جانتے ہین کہ عیدین کی تقریب پر مدرسہ کی امداد کے لیے ہر بھائی ایک روپیہ یا کم و بیش حسب استطاعت اس موقع پر دیا کرتا ہے اسلیے یاد دہانی کے طور پر یہ نوٹس دیا جاتا ہے کہ ہر شہر کی جماعت اپنی اپنی جگہ یہ رقوم چندہ جمع کر کے عید کے دوسرے دن روانہ کرین۔ ہان ہم اس امر کا اظہار بھی ضروری سمجھتے ہین کہ عید الفطر کی تقریب پر ہم نے لنگر خانہ کی مستقل امداد کے لیے بھی توجہ دلائی تھی بعض جگہون کی جماعتون نے اسپر توجہ کی ہے اور بعض کی توجہ لگا رہے پس وہ اس کو کبھی نہ بھولین۔

قربانی کی کھالین یکجا کر کے بعد فروخت ان کا روپیہ مساکین فنڈ کے لیے یا دار الامان کی مساجد کے انتظام کے لیے روانہ کرنا چاہیے بہر حال قربانی کی کھالون کا روپیہ دار الامان بھیجا جاوے۔

ضروری اطلاع

مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق ہر قسم کا روپیہ عالیجناب خان صاحب نواب محمد علیخانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ ڈائرکٹر مدرسہ کے نام بمقام قادیان آنا چاہیے۔ کیونکہ فی الحال وہ دار الامان ہی مین مقیم ہین۔ منی آرڈر کے کوپن پر فرلیندہ اپنا پورا نام اور پتہ مع تفصیل چندہ لکھدیا کرے۔

استفسارات۔ کے جواب اس اشاعت مین بھی درج نہین ہو سکے۔ وجہ؟ عدم گنجایش!!

یہ دعوٰے ہے کہ ہر محل پر نرمی اور حلم کا استعمال ہو سکتا ہی نہین اور یہ صفت صرف اپنے ہی مقام اور محل پر کارآمد ہو سکتی ہے۔

اس پر ہمین منطقیانہ بحث کی ضرورت نہین جب کہ ہم دیکھتے ہین کہ ہماری روحانی زندگی کا طرز جسمانی زندگی ہی کے ہمرنگ ہے اور مختلف امزجہ اور بلاد مختلفہ اور فصول اور موسمون کے تغیر و تبدل ہمین اپنے اپنے لحاظ سے مختلف قسم کے لباسون اور غذاؤن کے استعمال سے صاف سبق دیتے ہین کہ ایک ہی قوت کا نشو و نما ہماری اخلاقی۔ذہنی اور روحانی کمال کا موجب نہین ہو سکتا۔

اور تجربہ صحیحہ نے شہادت دی ہے کہ انجیل کی تعلیم کو بالکل ناکافی اور غیر مناسب سمجھ کر آخر عیسائی سلطنتون کو بھی اپنی طرف سے سیاست مدن کے اصول اور قوانین بطور خود تجویز کرنے پڑے یہ زبردست شہادت ہے۔ جو عیسائی قومون نے ہمارے ہاتھ مین انجیل کی تعلیم کے نقص اور کمزوری کے ثبوت مین دی ہے۔

(باقی آیندہ)

امریکہ کے مشہور مسلمان شیخ محمد الگزینڈر روب کے نام ایک خط

میرے پیارے بھائی۔السلام علیکم۔

آپ کا خط مورخہ ۱۳- جنوری سنہ ۱۹۰۲ء مجھے یہان ۱۸- فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو ملا- جس مین مسٹر بردن کا ایک خط ہے .... مسٹر بردن کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی پاکیزگی نے اس کے سوچنے والے دل پر اثر کیا ہے آپ اس کو اسلام کے اصول سکھلاتے رہین اور امید ہے کہ وہ کسی دن سچا پرجوش مسلمان ہو جائے گا بے شک ملک امریکہ مین اسلام پھیلانے کیلئے آپکے راہ مین بہت مشکلات ہین لیکن آپ یقین رکھین کہ اگر آپ کی سعی خالصاً للّٰہ ہے تو ایک دن آپکو کامیابی ہو کر رہے گی۔تاہم آپ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اسلام کے متعلق بعض غلط عقاید جو عام مسلمان لوگون مین آج کل شایع ہو رہے ہین ان کی اشاعت آپ ہرگز نہ کرین کیونکہ ان عقاید کی وجہ سے اللہ تعالےٰ لوگون پر ناراض ہے اور اسی لیے اس نے اپنا مرسل حضرت مرزا غلام احمد بھیجا ہے- تاکہ ایسے عقاید کی اصلاح کرے۔اب خدا تعالےٰ اسے برکت دیگا اور ان لوگون کو برکت دیگا جو اس کے پاک اور سچے اصولون کی پیروی کرین گے۔ دوسرون سے اس نے اپنا منہ پھیر لیا ہے اور وہ ان لوگون کی دعائین نہ سنے گا جو اس کے رسول کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے کھڑے ہونگے-

پس آپ لوگون کو ان پاک اصولون کے مطابق تعلیم دین جو کہ آپ ان رسائل اور کتب سے اخذ کر سکتے ہین جو کہ مین آپ کو وقتاً فوقتاً بھیجتا ہون۔تب آپ کو اللہ تعالےٰ کامیاب کرے گا- کیونکہ خدا کی مرضی اسی طرح ہے اور اسی کی مرضی بہرکیف پوری ہوگی- اگر آپ اس کام کو اختیار کرینگے تو مقدس النسان حضرت میرزا غلام احمد صاحب کی دعائین آپکے شامل حال ہون گی۔

عیسائیون نے جو غلط فہمیان اسلام کے متعلق ان ممالک مین شایع کر رکھی ہین ان کا دفعیہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ سچے اور پاک اصول اسلام پر کتابین اور رسالے لکھ کر ان ممالک مین شایع کیئے جائین- جیسا کہ آپ کا خیال ہے بہتر طریقہ یہی ہے کہ ایک اخبار امریکہ مین جاری رہتا مجھے افسوس ہے کہ اس ملک کے مسلمان اپنی بات پر سچے نہ نکلے اور انہون نے اپنے وعدے کو پورا نہ کیا اور آپکو مجبوراً اپنا اخبار بند کرنا پڑا- لیکن میرے پیارے دوست یہی تمہاری ٹھیک جزا تھی- آپ نے برگزیدۂ خدا کے متعلق ان لوگون کی جھوٹی باتون پر یقین کر لیا اور ان کے قابل شرم جھوٹ پر اعتبار کرنے سے آپنے ہند مین آ کر اس شخص کی ملاقات سے اعراض کیا حالانکہ صرف وہی ایک شخص قابل زیارت سارے ہند مین نہین بلکہ ساری دنیا مین تھا- پس خدا نے آپ کو ایک سبق سکھایا- خدا نے آپکو جتلا دیا کہ ایسے لوگون پر اعتبار نہین کرنا چاہیئے- شاید میرے الفاظ آپ کو ناگوار ہون- مگر الحق مُر ہے- مین مثال دیکر آپ کو سمجھاتا ہون-

فرض کرو ایک شخص امریکہ کو جاتا ہے- اسکا یہ سفر صرف مذہب کیخاطر ہے وہ اس پاک نیت سے سیر کرتا ہے کہ بزرگ مسلمانون سے ملاقات کرے اور اپنے ملک مین اسلام پھیلانے کے لیے ان سے مدد لے وہ سارے امریکہ مین پھرتا ہے- مگر وہ محمد وب کو ملنا نہین پسند کرتا- وہ کہتا ہے کہ محمد وب کو اُسکے ہم وطن اچھا نہین سمجھتے- اس کے ہم مذہب اس کے حق مین اچھا کلمہ نہین بولتے- وہ تمہارے شہر کے پاس سے گذرتا ہے- لیکن یہ شہر اس کے لیے کسی دلچسپی کا موجب نہین ہے- آپ ایسے شخص کے حق مین کیا کہتے ہین کیا اس نے بر اعظم امریکہ کے اکلوتے مسلمان کی ملاقات کا موقع ضایع نہین کر دیا- مگر یہ مثال ابھی نامکمل ہے کیونکہ آپ ابھی اسلام کی دہلیز پر ہین حالانکہ مرزا صاحب کو خدا تعالےٰ نے روحانی دنیا کا حاکم بنایا ہے روحانی برکات کے لحاظ سے اللہ تعالےٰ نے اس بندے کو اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے تخت پر بٹھایا ہے-

لیکن میرے پیارے دوست اللہ تعالےٰ غفور الرحیم ہے وہ توبہ کرنے والون کی طرف توجہ کرتا ہے- استقامت کے ساتھ استغفار کرین تو اسکا بے حد رحم جوش مین آوے گا- اسکے رحم کے ذریعہ سے تمام مشکلات دور ہو سکتی ہین-

اس کو سب طاقتین ہین کوئی پتہ اسکی اجازت کے بغیر ہل نہین سکتا- اگر وہ چاہے تو امریکہ مین کئی اخبار جاری ہو سکتے ہین- آپ اسلام کے پھیلانے کے لیے انتھک کوششین کرین- تب مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ تمہاری سب خواہشون کو پورا کر دے گا- جب حضرت مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا تب ان کے مرید بہت تھوڑے تھے اور دشمن ہزارون تمام موٹے مولویون نے انہین کافر اور غیر مسلم کا فتوےٰ دیا- لیکن خدا ہمیشہ ان کے ساتھ ہے اب ان کے مریدون کی تعداد پچاس ہزار کے قریب ہے- دو مطبع قادیان کے گاؤن مین چل رہے ہین- ایک اردو اخبار بنام الحکم ہفتہ وار نکلتا ہے- انگریزی میگزین بھی نکلنا شروع ہوا ہے جسکا پہلا نمبر آپ کو آگے روانہ کیا گیا تھا اور دوسرا نمبر اب روانہ کیا جاتا ہے- آپ اس کو غور سے مطالعہ کرین اور اپنے دوستون کے درمیان اس کی اشاعت کرین- اس کا پڑھنا آپ کے لیے بہت سے مسایل پر روشنی ڈالے گا- ایک بڑے فاضل مولوی صاحب یہان ہر روز درس قران دیتے ہین کوئی سو طالب علم ہر روز ان کے لکچر پر حاضر ہوتا ہے- دو سال سے ایک ہائی اسکول یہان جاری ہے جس مین دینی اور دنیوی تعلیم دیجاتی ہے- پس آپ دیکھ لین کہ جس کو خدا رکھنا چاہے اس کو کوئی تباہ نہین کر سکتا-

آپ نے عربی زبان کے سیکھنے مین کہانتک ترقی کر لی ہے- عربی کا سیکھنا ایک مسلمان کے لیے لابد ہے- اپنے دوستون کو ہمیشہ عربی پڑھنے کے لیے ہدایت کیا کرین- اس سے ان کو بہت فائدہ ہوگا-

مسٹر ڈوئی کے متعلق آپ کا یہہ خیال درست معلوم ہوتا ہے کہ وہ روپیہ جمع کرنے کے واسطے یہ سب کچھ کرتا ہے مین نے آپ کا ذکر حضرت اقدس کی خدمت مین عرض کیا تھا اور آپ کا سلام علیکم پہونچایا تھا وہ آپ کی خبر سن کر خوش ہین اور آپ کو السلام علیکم کہتے ہین- اور آپکو نصیحت کرتے ہین کہ آپ دین اسلام پر پکے رہین اور میگزین کو غور سے پڑھین اور دوستون کے درمیان اس کی اشاعت کرین- ہمارے سب دوست آپ کے خطوط سن کر خوش ہوتے ہین اور آپکی ترقی اسلام مین کامیابی کے خواہشمند ہین-

آپ مولوی حسن علی صاحب کو جانتے ہین- ہندوستان کے سفر مین وہ آپکے ساتھی تھے- اس نے بھی آپ کو اس بات کی ترغیب دی تھی کہ آپ حضرت مرزا صاحب کی ملاقات نہ کرین- لیکن آپ کے امریکہ چلے جانے کے جلد بعد وہ قادیان آئے اور حضرت کے مریدون مین شامل ہوئے انہون نے اپنی اس غلطی کا اقرار کیا- اور توبہ کی اور ایک کتاب تصنیف کی جس مین انہون نے مفصل لکھا کہ جب صاحب کو مرزا صاحب کی ملاقات سے روکنے مین بڑا زور مین نے ہی دیا تھا- جس کی وجہ سے مین بہت پشیمان ہون- ان کی کتاب شایع ہو چکی ہے جس مین انہون نے ثابت کیا ہے کہ اسلام کا سچا فرقہ وہی ایک ہے جس کے بانی حضرت مرزا صاحب ہین وہ بیچارے فوت ہو گئے ہین آپ نے ان کی وفات کی خبر سن لی ہوگی-

اب مین ایک نہایت ہی ضروری امر کیطرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہون- میرے پیارے بھائی آپ کو اس امر کا تجربہ ہو چکا ہے کہ ہند کے مسلمان اور ان کے مولوی حضرت مرزا صاحب کے عقاید کے ساتھ کیسی مخالفت رکھتے ہین- اگر یہ خیالات ایران یا روم کے مسلمانون کے آگے ظاہر کئے جائین تو ایک دفعہ تو وہ بھی ضرور ان کی مخالفت کرین گے اگرچہ ہمین امید ہے اور یقین ہے کہ انجام مین کامیابی ہمارے لیے ہوگی تاہم ممکن ہے کہ ابتدا مشکلات سے تاریک نظر آوے- پس آپ معلوم کر سکتے ہین کہ ہمارے ساتھ ہاتھ ملا کر آپ فی الحال کوئی خوشی کا منہ ظاہر نہین دیکھ سکتے اگر آپ حضرت مرسل من اللہ کے عقاید کی اشاعت کو اپنے ذمہ لین تو ضرور ہوگا کہ آپ ایشیا اور یورپ کے برائے نام مسلمانون کی نفرت اور کینہ کا نشانہ بننے کے لیے اپنے آپ کو تیار کرین کیونکہ وے سب ہمین مجنون کہتے ہین اور یہی نام آپ کا بھی رکھا جاوے گا- پس آپ تازہ مشکلات اور تکالیف اس راہ مین دیکھین گے- اگر آپ اللہ کے رسول میرزا صاحب کے دعاوی کی صداقت پر ایمان لاتے ہین اور اپنے تئین ایسے اعتقاد کی اللہ تعالےٰ آپ کو برکت دے گا- تب آپ کی عاقبت درست ہو جائیگی اور دنیا مین اس سے بڑھکر کوئی امر قابل رشک نہین کہ کسی کی عاقبت درست ہو جائے- اس پر خوب غور کرین اور احتیاط سے قدم آگے بڑھائین نبیون کی پیروی ان کی زندگی کے ایام مین جبکہ لوگ سنت اللہ کے مطابق انکی مخالفت مین تلے ہوئے ہون- ایک بڑی قربانی چاہتی ہے- ان باتون پر غور کر کے مجھے اطلاع دین-

آپکا سچا خیر خواہ- مفتی محمد صادق-

پنجابی کاتب اور حضرت مسیح موعود

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

قولہ- دعوے سے کہا جا سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی قوت تقریری وتحریری در پردہ اسلام کی مخالفت مین صرف کی دوست نما دشمن بنکر بنام نہاد حمایت کی اور پھر ایک گروہ لیکر علیحدگی کی ٹھہرائی-

اقول- لعنت اللہ علے الکاذبین- ابہم اس سفید اور نہایت ہی کمینہ جھوٹ کا جواب اور کیا دین- حضرت اقدس حجۃ اللہ علی الارض نے جو حمایت اسلام کی کی ہے اس کو ہم اپنے الفاظ مین بیان نہین کرتے بلکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنہ وایڈوکیٹ اہل حدیث کی رائے پیش کرتے ہین جو دار العلوم کے پنجابی ایڈیٹر بننے سے بہت پہلے شایع ہو چکی ہے جو ریویو براہین احمدیہ مین انہون نے لکھی ہے اور وہ یہ ہے

اب ہم اس پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ مین ظاہر کرتے ہیں ہماری رائے مین یہہ کتاب اس زمانہ مین اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آجتک (سنہ ۱۸۸۴ء تک ایڈیٹر الحکم) اسلام مین تالیف نہین ہوئی- اور آیندہ کی خبر نہین

اور اس کا مولف بھی اسلام کی مالی- جانی- قلمی- لسانی- و حالی و قالی نصرت مین ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانون مین بہت ہی کم پائی گئی ہے- ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم از کم ایسی کتاب بتادے جس مین جملہ فرقہاے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنہون نے اسلام کی نصرت مین مالی و جانی و قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھایا ہو اور مخالفین اسلام اور منکرین الہام کے مقابلہ مین مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوی کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو- وہ ہمارے پاس آکر تجربہ و مشاہدہ کرے اور اس تجربہ اور مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزا بھی چکھا دیا-

اب ہم ایڈیٹر دار العلوم سے پوچھتے ہین کہ یا تو تم مولوی محمد حسین صاحب کو جھوٹا قرار دو- اور ان کو جھوٹا اسی صورت مین قرار دے سکتے ہو کہ براہین احمدیہ کی نظیر تیرہ سو برس کے اندر دکھادو- اور حضرت اقدس مصنف براہین احمدیہ جیسے دو چار ناصرین اسلام کا نام پیش کرو- اور پھر اسکا جواب خود مولوی محمد حسین صاحب ہی سے پوچھو-

مولوی صاحب نے اپنی اسی تحریر مین جس مین انہون نے زبردست تحدی کی ہے اور لاریب حق بجانب تحدی کی ہے) حضرت حجۃ اللہ کو تیرہ سو سال کے اندر لانظیر حامی اسلام تسلیم کیا ہے لیکن اس پر بھی دار العلوم کا پنجابی ایڈیٹر اپنی ملایانہ سرشت کی بنا پر آپکی حمایت اسلام سے انکار کرتا ہے اور بقول مولوی محمد حسین صاحب مولف براہین کے مقابلہ مین کفران نعمت کرتا ہے-

ہم اور بہت سے حوالے اور کوٹیشن اسی ریویو نگار کی تحریر مین سے پیش کر سکتے ہین مگر اتنا ہی کافی ہے- دار العلوم کا صرف اتنا کہدینا کہ مولوی محمد حسین کی رائے قابل وقعت نہین جواب نہین ہو سکتا- جب تک وہ اس تحدی کا جواب ندے جو مولوی صاحب نے اپنے اس ریویو مین کی ہے اور جسے ہم نے جلی قلم سے لکھدیا ہے- یہ بات ہم تسلیم کرتے ہین کہ مولوی محمد حسین دار العلوم کے ایڈیٹر کے مقابلہ مین بہت بڑی وجاہت اور عزت رکھتا تھا اور جس وقت اس نے ریویو لکھا تھا وہ حقیقت مین فرقہ اہل حدیث کا ایڈوکیٹ تھا- حالانکہ ہم جانتے ہین کہ دار العلوم کا ایڈیٹر غالباً معمولی ملان سے بڑھ کر اپنا درجہ اور اعزاز قوم مین نہین رکھتا ہوگا-

پھر سید احمد خان صاحب بہادر بالقابہ کی رائے حضرت مسیح موعود کے متعلق ہم گذشتہ اشاعت مین لکھ چکے ہین- جس کا انکار غالباً آپکے ممدوح مولوی نذیر احمد صاحب بجنوری بھی نہ کر سکین؟

شحنہ ہند میرٹھ مین جو حضرت اقدس اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سیاہ دشمن ہے اس ریویو کے قریب قریب ایام مین ایک نظم شایع ہوئی تھی جس کا ایک شعر یہ بھی ہے-

بشارت اے مسلمانان کہ قصر کفر ویران شد
چہ فیضان خداوندی طرب انگیز انسانشد
امام قادیانی میرزا یعنی غلام احمد
ز حق ماموروملہم آمدہ تائید قرآن شد

اگرچہ یہ نظم کسی اور شخص کی ہے مگر شحنہ ہند کے ایڈیٹر کا بدون کسی مخالفت کے اسکا شایع کردینا صاف طور پر حضرت موعود کے موید اسلام ہونے کے اعتراف واقرار کی دلیل ہے-

غرض یہ ایک ثابت شدہ صداقت ہے جس سے پنجابی ملان دار العلوم نے انکار کیا ہے- اور اگر دار العلوم کو حضرت حجۃ اللہ کی حمایت اسلام نظر نہ آوے تو پھر اس کے حسب حال یہ شعر ہے-

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

قولہ- عبد اللہ آتھم کی جھوٹی پیشگوئی

مین اسلام کی خفت کرائی۔

اقول۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ بے حیا باش ہرچہ خواہی کن۔ اگر کچھ بھی غیرت اور حیا ہے تو عبد اللہ آتھم کو پیش کرو کہان ہے؟ اور اسلام کی فتح کو خفت اسلام ٹھیرانا اسلام کے بدخواہ کا کام ہے۔ عبد اللہ آتھم کی پیشگوئی دو صورتون مین پوری ہوئی۔ اول اس نے شرط سے فایدہ اٹھایا اور پھر جب اسے قسم کے لیے بلایا گیا اور اس نے حق کا اخفا کیا تو آخر پیشگوئی کے موافق مر گیا آتھم کی پیشگوئی پر اعتراض کرنا اسلام پر اعتراض کرنا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور کل انبیاء علیہم السلام کی نبوتون اور پیشگوئیون سے انکار کرتا ہے۔ کیونکہ اسی رنگ کی پیشگوئیان موجود ہین۔ دار العلوم انکار کرنے سے پہلے جا کر مولوی نذیر احمد سے پوچھ لے جو کہا کرتا ہے کہ آج اگر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہوتے تو ان کو اپنی نبوت منوانی مشکل ہوتی۔ دار العلوم کے نزدیک شاید ایسے لوگ حامیان اسلام ہونگے؟ العجب ثم العجب۔

قولہ۔ نکاح آسمانی اور آپ کی الہامی چال بازیان۔ اقول۔ اسی قسم کے اعتراض نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر دریدہ دہن آریہ اور عیسائی بھی کیا کرتے ہین اگر حضرت مسیح موعود پر دار العلوم کا پنجابی ایڈیٹر کرے تو کیا افسوس! یہی تو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت ہے کہ آپ پر کوئی جدید اعتراض نہین ہوا۔ بلکہ وہی اعتراض ہین جو پہلے نبیون پر ہو چکے ہین اور ہم دعوے سے کہتے ہین کہ کوئی اعتراض پیش کرو جو انبیاء علیہم السلام کے نابکار دشمنون نے ان پر نہ کئے ہون۔ غرض اس نکاح کے متعلق جب تک خود حضرت مسیح موعود اور

ہوان زبان بہت نرمی کی گئی ہے

موعودہ عورت زندہ ہین کسی قسم کا اعتراض کرنا کھلی بے حیائی ہے مخصوصاً ایسی حالت مین کہ ایک حصہ پیشگوئی کا پورا ہو چکا ہے یعنی مرزا احمد بیگ جو لڑکی کا باپ تھا نکاح کے بعد پیشگوئی کے موافق میعاد کے اندر مر گیا۔

قولہ۔ ایسی کتابون پر الہام بازی کی ٹھیرائی جن سے بہتر ہمارے علماء تصنیف فرما چکے ہین اقول۔ اسکا جواب بھی ہم بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے کیا دین؟ مولوی محمد حسین صاحب کی رائے ہم پہلے درج کر چکے ہین اس کے تکرار کی ضرورت نہین۔ حضرت مسیح موعود نے مخالفین اسلام کے بالمقابل جو جدید علم کلام پیش کیا ہے اس پر ہم کچھ لکھنے سے قاصر ہین۔ ہمارے محسن و مخدوم حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ نے ارادہ کیا ہوا ہے کہ اس مضمون پر ایک سیر کن بحث کسی اور شکل مین کرین گے* لیکن ہان ہم اتنا کہتے ہین کہ حضرت مسیح موعود کے بالمقابل کسی آریہ برہمو۔ عیسائی دہریہ وغیرہ کو حوصلہ نہین کہ آپ کے بالمقابل آسکے جیسا کہ بشپ صاحب لاہور نے پچھلے دنون صاف انکار کیا اور حضرت اقدس کی شان تو بہت ہی بزرگ ہے آپ کے زور قلم اور قوت بیان کا یہانتک رعب مخالفین اسلام مین ہے کہ وہ احمدی قوم کے عام ممبر کے ساتھ بھی بحث کرنے سے جی چراتے ہین اگر شک ہے تو لاہور کے مسلمان اور ہندوؤن سے پوچھ لو کہ نبی معصوم اور زندہ رسول کے لیکچر جو لاہوری بشپ نے دیئے تھے کیا آخر اس نے اعتراف کیا تھا یا نہین کہ ہم اس جماعت کے ساتھ کلام نہین کرنا چاہتے غرضیکہ اسلام کی حمایت جو اس خدا کے مطہر مسیح موعود نے کی ہے اس کے مقابل مین اور کسی کی خدمت نہین ہے۔

قولہ۔ مرزا صاحب کی بہت سی کتابو نیز مذہبی فتنہ و فساد برپا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

اقول۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ حضرت اقدس کی ایک بھی تصنیف ایسی نہین ہے۔ ہان محمدی ملانون نے جو کچھ حمایت اسلام مین لکھا ہے۔ البتہ ان سے فسادات فتنے پیدا ہوئے ہین جیسا کہ ابھی دہلی مین تیغ فقیر نام کتاب پر شور اٹھا۔

حضرت اقدس مقدس کی تحریرین چونکہ ہمیشہ دفاعی رنگ مین ہین اور دلایل و براہین ساطعہ کے ساتھ جوابات مین معقولیت اور متانت ہے اس لیے ان تحریرون نے ہمیشہ امن کی صورت پیدا کی ہے۔ یعنے مسلمانون کے جوش کو ٹھنڈا کیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے پچھلے نمبر مین دکھایا ہے

ان ساری باتون کے علاوہ ہم ایک اور زبردست امر پیش کرتے ہین جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اقدس ہمیشہ سے امن پسند ہین۔ اور وہ یہ ہے کہ آج تک کسی ہندو یا مسلمان یا عیسائی نے مذہبی مناظرات اور مباحثات کی اصلاح کے لیئے کوئی کوشش نہین کی۔ یہ فخر صرف ہمارے سید و مولا امام ہی کو ہے کہ اس نے قریباً پندرہ ہزار مسلمانون کے دستخط کرا کر گورنمنٹ کے حضور ایک میموریل اس غرض سے بھیجا کہ مذہبی مناظرات دس سال کے لیئے بند کرائے جاوین۔

یہ امر دیگر ہے اور گورنمنٹ کے اپنے اختیار مین تھا کہ وہ مصالح ملکی یا اپنی وسیع فیاضی (اور آزادی) کے لحاظ سے اسے منظور نہ کر سکی تاہم حضرت اقدس نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی اور پھر دفعہ ۲۹۸ تعزیرات ہند کے وسیع کرنے کے لیے آپ نے ایک میموریل ارسال کیا۔

یہانتک ہی اپنی امن پسند طرز مباحثات کو محدود نہین رکھا بلکہ آریہ صاحبان و پادری صاحبان و دیگر صاحبان مذاہب مختلفہ کے نام ایک نوٹس ۲۲- ستمبر ۱۸۹۵ء کو چھاپ کر تقسیم کیا جس مین ان کو مذہبی مناظرون کو اصلاح پر لانے کی صلاح دی تھی۔ اور پھر ۲۰- ستمبر ۱۸۹۷ء کو ایک نوٹس عام طور پر شایع کیا جس مین اپنے مریدون کو جوابی طور پر بھی مباحثات اور مناظرات مین سخت الفاظ استعمال نہ کرنے کی ہدایت کی اور جوابی طور پر بھی سخت الفاظ چھوڑ دیئے اور مخالفین مذہب کو پھر نوٹس دیا کہ وہ آیندہ سخت اور جوش پیدا کرنے والے

* مختصراً اس مضمون مین دیکھو ان کی کتاب سیرۃ مسیح موعودؑ۔

الفاظ اور ہتک آمیز فقرے اور جملے اپنے اخبارون اور رسالون مین ہرگز استعمال نہ کرین یہ سارا نوٹس حضرت اقدس کے اس طرز پر پوری روشنی ڈالتا ہے۔ جو وہ مذہبی مناظرات مین پسند کرتے ہین یہی وجہ ہے کہ ہمارے مخالف گندی گالیون سے بھرے ہوئے اشتہار اور ضمیمہ شایع کرتے ہین اور ہم محض ان اشتہارون اور اعلانون کی پابندی کی وجہ سے جو ہمارے سید و مولا امام نے نرمی اختیار کرنے کے لئے شایع کئے ہین ان گندی گالیون کو سن کر اور پڑھ کر خاموش ہو رہتے ہین یہانتک کہ در عدالت تک جانا بھی پسند نہین کرتے حالانکہ قانونی طور پر ہمین حق حاصل ہے کہ ان گالیان دینے والون پر استغاثہ کرین۔

بہرحال اسقدر واقعات کے ہوتے ہوئے بھی یہ کہنا کہ حضرت اقدس کی تصنیفات سے مذہبی فساد ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ خطرناک غلط بیانی ہونے کے علاوہ مذہبی فساد پھیلانے کی تحریک ہے کیونکہ ہم صرف اپنی قوم کو تعلیم دینا چاہتے ہین دوسرے لوگ خواہ نخواہ کیون میان مین کود پڑتے ہین ہم کہتے ہین جہاد نہ کرو۔ دار العلوم جیسے اپنے ملایانہ جوش کو ظاہر کرکے کہتے ہین کہ ہمین باغی قرار دیا جاتا ہے کیا یہ تعجب کی بات نہین؟

قولہ۔ قتل لیکھرام کے متعلق ہندو مسلمانون کی کشیدگی جناب مرزا صاحب ہی کی فتنہ پردازی کا نتیجہ تھی۔

اقول۔ لعنت اللہ علے الکاذبین۔ ہندو مسلمانون کے تعلقات مین کبھی کوئی فرق نہین آیا۔ آریہ مسلمانون سے کبھی بھی خوش نہیں ہوئے۔ نہ لیکھرام کے مرنے سے پہلے اور نہ بعد۔ اگر ہندو مسلمانون کی کشیدگی کا باعث مرزا صاحب تھے تو دار العلوم یہ تو بتائے کہ آریون کے گھر مین فساد کس نے ڈلوا دیا جو گھاس خور اور ماس خور الگ پارٹیان ہو گئین سناتن دھرم اور آریہ سماج کی باہم ہم کشیدگی کا موجب کون ہوا؟ مسلمانون مین جو ایک عرصہ سے باہم تکفیر و تفسیق کی جنگ ہو رہی ہے اس کا باعث کون ہے؟ اور آج کل جو دار العلوم مرزا حیرت کو گالیان دیتا ہے اور مرزا حیرت مولوی بجنوری کے ترجمے کی غلطیان نکالتا ہے اس کا باعث کون ہے؟ پچھلے دنون جو دہلی کے مولویون مین طوفان بے تمیزی برپا ہو کر عدالتون تک نوبت پہونچی تھی اسکا کیا سبب تھا؟ پنجابی ایڈیٹر صاحب! خدا سے کچھ تو ڈرو۔

لیکھرام کا قتل اس کشیدگی کا موجب نہین اس کے اسباب اور ہین اپنے گھر مین فاضل بجنوری ہی سے پوچھ لے کیا سبب ہین؟

اور بھلا جب محرم۔ دسہرہ پر اور عید الضحی پر ہندو مسلمانون مین فساد ہوتے تھے تو کیا ہر فساد پر پنڈت لیکھرام قتل ہوا کرتا تھا؟ کچھ شرم اگر باقی ہے تو آیندہ ایسی مفسدہ پرداز تحریرون سے توبہ کرو۔

لیکھرام کی پیشگوئی خود لیکھرام کی درخواست پر کی گئی تھی اور نہ صرف درخواست پر بلکہ بے حد اصرار پر اس کے خطوط موجود ہین شایع ہو چکے ہین عدالتون مین پیش ہو چکے ہین لیکن تمہین معلوم نہ ہو تو کیا کیا جاوے پھر لیکھرام کے قتل پر مختلف رائین تھین بعض اس کی پرائیویٹ وجوہات بتلاتے تھے جیسا کہ پنجابی ایڈیٹر کے ممدوح ثانی پیسہ اخبار نے بھی اسی قتل کا ایک نوٹ شایع ہوا تھا اور ناظم ہند وغیرہ اخبارات نے ایسی ہی رائین دی تھین اور ہندوؤن پر بھی شبہ ہو سکتا تھا۔ اخبار عام نے صاف لکھا تھا غرض جسقدر منہ اتنی ہی باتین یہانتک کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کی بھی تلاشی ہوئی۔ دہلی اور بمبئی مین بھی قاتل کا سراغ لگا گیا۔ کیونکہ دہلی اور بمبئی مین اس پر نالش کی گئی تھی۔

لیکھرام کے متعلق جو کچھ تمنے لکھا یہ ساری ناواقفی کی لعنت ہے جو تم پر پڑتی ہے اگر اور نہین حضرت اقدس کا استفتاء متعلق قتل لیکھرام کے متعلق پڑھ لیتے تو ایسی بیہودہ بات بیان کرنیسے تمہین خود شرم آتی + (باقی آیندہ)

اظہار رائے

دفتر الحکم مین جو کتابین یا رسالے اور اخبار عام طور پر بغرض ریویو آتے ہین انپر ہم ہمیشہ اظہار رائے کے عنوان کے نیچے مختصر طور پر اپنی رائے اظہار کیا کرتے ہین چنانچہ کئی ہفتہ سے مندرجہ ذیل کتابین آئی ہوئی ہین جنپر آج ہم آجکل کے مروجہ طرز پر ریویو کرتے ہین

اینگلو ونگیل خالق باری۔ قاضی محمد جلال الدین صاحب مراد آبادی نے عقل کل یا جامع الفنون وغیرہ رسالجات لکھکر اچھی خاصی شہرت حاصل کی ہے۔ انکی یہ پہلی تصنیف ہے جو ہمارے پاس اظہار رائے کے لئے بھیجی گئی ہے اور اس سے پہلے ہمکو ان کی تصنیفات کے مطالعہ کا اتفاق نہین ہوا۔ بہرحال یہ جدید تالیف جو انہون نے انگریزی زبان کی خالق باری کے رنگ مین کی ہے۔ حقیقت مین قابل قدر ہے۔ انگریزی زبان کے الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ اردو اشعار مین بیان کرنا اور بحر وزن اور ضروریات شعری مین فرق نہ آنے دینا بڑی بات ہے روزمرہ انگریزی بول چال کے بارہ سو الفاظ کو تین سو شعرون مین بیان کیا اور ترجمہ ایسا کیا ہے جو ٹھیک اور درست ترجمہ کہلاتا ہے۔ بہرحال یہ کتاب ان لوگون کیلئے جو بلا اُستاد انگریزی زبان سیکھنا چاہین۔ بہت بڑی مددگار ثابت ہوگی۔ علاوہ برین ظاہری مراتب لکھائی چھپائی اور کاغذ بھی اعلی درجہ کے ہین۔ ۳ر فی جلد پر ماسٹر جلال الدین صاحب مراد آبادی سے مل سکتی ہے۔

تقویم الاسلام۔ قیمت عہ فیجلد۔ اس نئے طرز کی تقویم کا مولوی حکیم وکیل احمد صاحب سکندرپوری نے تالیف کرکے خواجہ محمد صدیق حسین صاحب مہتمم آگرہ اخبار کو حق تالیف دیدیا ہے اس سے پیشتر اس قسم کی کوئی تقویم ہمارے مطالعہ سے نہین گذری مضامین کی فہرست پورے ۴ صفحہ پر ہے۔ جسکو افسوس ہے ہم درج نہین کرسکتے۔ یہ تقویم حقیقت مین ایک قسم کی اسلامی تاریخ ہے جسمین بڑے بڑے ضروری اور اہم امور پر بحث کی گئی ہے ہر مہینے کے نام کی وجہ تسمیہ اور بعض دیگر مراسم مروجہ کی تحقیق دلچسپ پیرایہ مین کیگئی ہے ہمین افسوس ہے کہ پورے طور پر اسکے متعلق بوجہ عدم گنجایش نہین لکھ سکتے بجز اسکے کہ یہ لکھین کہ علم دوست مسلمانونکو اس کتاب کی قدر کرکے مصنف کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے آگرہ اخبار کے دفتر سے ملیگی (باقی آیندہ)

یادِ رفتگان

(نمبر ۴)

تعمیرات چونکہ مہمانوں کی کثرت دن بدن ہورہی ہے اور مہاجرین بھی یوماً فیوماً بڑھ رہے ہین علاوہ ازین مدرسہ اور بورڈنگ ہوس کی ضروریات روزافزون ہین۔ اس لئے الہام وسع مکانک

یَاتُونَ مِن کُلِّ فَجٍّ عَمِیق

کا نظارہ بھی سال بھر تک برابر جاری رہا اور جا بجا اس سال مین مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق چار جدید کمرے طیار ہوئے اور سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے لئے الگ مکان تعمیر کیا گیا۔ اس کے علاوہ حضرت اقدس حجۃ اللہ علی الارض کے رہنے والے مکان مین کئی ضروری عمارتین طیار ہوئین۔

جلسے اس سال مین کرسمس کے معمولی جلسے کے علاوہ عیدین کی تقریبوں پر بھی دو جلسے ہوئے جن کے حالات انھین دنون کے الحکم مین طبع ہوچکے ہین روئداد جلسہ ایام کرسمس الحکم کی اگلی اشاعت سے انشاء اللہ شروع کیجاویگی۔

نومسلم یون تو ہر شخص جو آکر حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت توبہ کرتا ہے۔ وہ **نومسلم** ہی ہوتا ہے۔ لیکن غیر قومون سے بھی عموماً لوگ آکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر توبہ کرتے اور اسلام قبول کرتے ہین۔ اس سال مین جس شخص کو یہ فخر حاصل ہوا وہ ہمارے عزیز دوست شیخ عبدالحق صاحب طالب علم بی۔ اے کلاس فورمین کالج ہین۔ یہ شخص پہلے مسلمان تھا ان کے والد مشن سکول مین اورینٹل ٹیچر ہین۔ تین سال تک یہ عیسائی رہے دسمبر ۱۹۰۱ء مین حضرت اقدس کے حضور بغرض تحقیق اسلام آئے اور کچھ سوالات پوچھتے رہے جیسا کہ الحکم کی گذشتہ اشاعتون سے معلوم ہوا ہوگا جن مین وہ ساری روئداد چھاپی گئی ہے۔ آخر خدا تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اور ۲۷ دسمبر ۱۹۰۱ء کو مجمع عام مین اسلام قبول کیا جسکا اعلان خود انھون نے ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء کے الحکم مین کیا ہے۔ اور خدا کے فضل سے اب اسلام کی خدمت مین مصروف ہین چنانچہ عیسائی مذہب کی تردید مین ان کا پہلا رسالہ **برہان الحق** نام شایع ہوچکا ہے۔

مہاجرین گذشتہ سالوں کی نسبت اس جماعت مین بھی ترقی ہوئی ہے چنانچہ اس وقت قادیان دارالامان کے مختلف حصوں مین جماعت احمدیہ کے مہاجرون کے قریباً **۴۰ کنبہ** آباد ہین۔

اللّٰھمّ زد فزد۔

مبایعین اس سال مین مبایعین کی تعداد بہت ترقی پر رہی ہے۔ ہر ہفتہ ہم پوری تعداد کی گنجایش کیوجہ سے شایع نہیں کرسکے روزانہ اوسط خود حاضر ہوکر بیعت کرنے والون اور بذریعہ خطوط بیعت کرنے والون کی ۵۰ رہی ہے اور اس انداز سے سال بھر مین قریباً **اٹھارہ ہزار** آدمی اس سلسلہ مین شامل ہوئے ہین جو گذشتہ سال سے چھ گنا کے برابر ہین۔

شفاخانہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ نے ایک شفاخانہ اپنے صرف خاص سے کھول رکھا ہے جس مین بیمارون کا مفت علاج کیا جاتا ہے جہان دور دور جگہ سے شدید امراض کے بیمار آکر علاج کراتے ہین۔ اس سال شفاخانہ مین مریضون کی آمد گذشتہ سال سے بہت زیادہ ہوگئی چنانچہ روزانہ اوسط نئے اور پرانے بیمارون کی ملا کر قریباً ایک سو رہی ہے۔ اور وہ مریض الگ ہین جنکا علاج آپ نے بذریعہ خطوط کیا ہے اس اندازے سے سال تمام مین قریباً **چالیس ہزار انسان** کو حضرت حکیم الامۃ کے شفاخانہ سے فائدہ پہونچا۔ اس شفاخانہ میں دو مستقل اور بعض صورتون مین تین تین اور چار چار کمپونڈر بھی کام کرتے رہے ہین۔

مدرسہ کے متعلق ڈسپنسری شفاخانہ کے مریضون کو زیادہ وسعت سے فائدہ پہونچانے کے لئے اس سال مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق ایک جدید ڈسپنسری کھولی گئی ہے جو طالب علمون کے لئے مخصوص ہے۔ اس ڈسپنسری کا اہتمام سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ کے ہاتھ مین ہے مگر علاج طلباء کا بھی حضرت حکیم الامۃ ہی کرتے ہین۔

اسقدر امور کے تذکرہ کے بعد ہم کو صرف **مدرسہ تعلیم الاسلام** اور **الحکم** کے متعلق بحث کرنی باقی ہے لیکن چونکہ انپر ذرا زیادہ بحث کرنی ہوگی اس لئے ہم اس کو اگلے نمبر مین انشاء اللہ ختم کرینگے۔ لیکن اس چوتھے نمبر کو ختم کرنے سے پہلے یہ ظاہر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس سال مین **جدید** امور کیا پیش آئے۔

میگزین کی اشاعت سب سے اول اس ضمن مین ہم میگزین کا ذکر کرینگے اسی سال مین یہ تجویز کی گئی کہ مشترکہ سرمایہ سے ایک انگریزی ماہوار رسالہ شایع کیا جاوے جس مین حضرت اقدس کے قلم سے لکھے ہوئے مضامین ترجمہ ہوکر چھپین چنانچہ انجمن اشاعت اسلام کے نام سے ایک مجمع قائم کیا گیا اور دس ہزار روپیہ سرمایہ سے شروع جنوری ۱۹۰۲ء سے میگزین کی اشاعت تجویز ہوئی جسکا اسوقت تک دو نمبر نکل چکے ہین۔

اردو میگزین محض انگریزی میگزین کے قیام کے اسباب مین سے یہ بھی سوچا گیا کہ **انگریزی میگزین** کے مضامین کا اردو ترجمہ اردو میگزین کے نام سے مارچ ۱۹۰۲ء سے شروع کیا جاوے۔

منارۃ المسیح **منارۃ المسیح** کی تعمیر کے سلسلہ مین نقشہ کا طیار کرنا اور اینٹون کی طیاری ضروری تھی اس سال مین بفضلہ تعالیٰ یہ امور طے ہوچکے۔ اینٹین طیار پڑی ہین **طاعون** کے خطرات کیوجہ سے سلسلہ تعمیر کا کام چندے التوا مین ہے کیونکہ تعمیر منارۃ المسیح کے وقت مختلف مقامات سے کاریگرون کا بلانا ضروری ہے اور بعض مقامات ایسے ہین جہان شدت سے طاعون ہے جیسے سیالکوٹ وغیرہ اس لئے گو تعمیر کا کام ۱۹۰۲ء مین بفضلہ تعالیٰ امید کیجاتی ہے شروع ہو تاہم اسکی تعمیر کا انتظام بھی اسی ۱۹۰۱ء کی ترقیون مین شامل ہے۔

حضرت اقدس کے سفر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک عرصہ سے دارالامان ہی مین مقیم ہین اس سال آپ نے صرف گورداسپور تک ایک سفر کیا جبکہ ادائے شہادت کے لئے جانا پڑا تھا جسکے حالات الحکم مین مفصل چھپ چکے ہین۔

فرقہ احمدیہ مارچ ۱۹۰۱ء مین چونکہ مردم شماری ہونے والی تھی اس لئے امتیاز کے لئے حضرت اقدس نے اپنی جماعت کا نام **احمدیہ** تجویز فرمایا۔ چنانچہ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ ۱۹۰۱ء مین یہ قوم دوسرے مسلمانون سے **ممتاز** ہوگئی اور سرکاری کاغذات مین اس نام سے درج ہوئی۔

(باقی آیندہ)

دار الامان کا ہفتہ

۱ - اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ رسول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مع جمیع ممبران خاندان تندرست اور پوری صحت سے ہین -

۲ - حضرت مسیح موعود عصمت انبیاء اور مسئلہ شفاعت پر ایک فیصلہ کن مضمون لکھ رہے ہین - شفیع کے متعلق بہت ہی مختصر سا نوٹ ناظرین اس اشاعت کے الحکم مین بھی پڑہین گے جو حضرت اقدس کی ایک مختصر سی تقریر کو مرتب کر کے لکھا گیا ہے -

۳ - رسالہ نزول المسیح علے النارہ جزو سے زیادہ چھپ چکا ہے - اور ابھی چھپ رہا ہے -

۴ - حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ خدا کے خاص فضل و کرم سے تندرست ہین اور سلسلہ عالیہ کی قلمی اور علمی خدمت مین حسب معمول مصروف ہین -

۵ - حضرت حکیم الامت مولانا المکرم مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ہفتہ زیر اشاعت کے آخری دنون مین ناساز ہو گئی تھی مگر خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے اور حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤن کا نتیجہ ہے کہ حکیم الامت اب قریبًا بالکل تندرست ہین والحمد للہ علے ذالک - مولانا ممدوح پر حلق کی کسی بیماری نے حملہ کیا تھا جس سے کہانے پینے اور بولنے مین تکلیف تھی اس لیے آپ عمومًا لکھکر دو دن تک مدعا کے دلی کا اظہار کرتے رہے -

کسی قدر نوٹ جو اس حالت مین ہم کو ملے ہین ہم ..... ناظرین کو انشاءاللہ العزیز اگلی اشاعت مین ان سے محظوظ کرین گے ان کے اندراج سے ہم کو یہ دکہانا مقصود ہے کہ مولانا صاحب کے ایمان باللہ اور ایمان بالجزا اور تناسب جزاء الافعال کے علم اور حضرت مسیح موعود کی اطاعت مین فنا کا اظہار اپنے دوستون کے ایمان کی ترقی کے لیے کرین - باوجودیکہ بیماری کا حملہ شدید تھا - مگر مولوی صاحب کی طبیعت مین کوئی گھبراہٹ کوئی اضطراب نہ تھا - جو آپ کے صادق الایمان ہونے کا زبردست نشان ہے - آپ بیماری مین بھی بدستور مطالعہ کتب کرتے رہے - خاکسار ایڈیٹر الحکم جب عیادت کے لیے حاضر ہوا تو فرمایا کہ ایک عجیب مضمون خدا نے میرے دل مین ڈالا ہے انشاءاللہ لکھون گا - بہر حال یہ نافع اور سودمند انسان مسیح موعود کی پاک دعاؤن اور احباب اور دوسری مخلوق کی دعاؤن کو ساتھ لیکر اور خود اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کے وعدہ کے موافق اس عارضہ سے آنًا فآنًا صحت مین ترقی کر رہا ہے - اور اسوقت قریبًا بالکل تندرست ہین - الحمد للہ علے ذالک -

۶ - بیعت کرنے والون کے نام کالم بیعت مین درج ہین -

۷ - حضرت حجۃ اللہ علے الارض کی تائید تصدیق کے متعلق ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوا ہے - جس کے متعلق ایک اشتہار عنقریب شایع ہوگا - ناظرین انتظار کرین -

بیعت

حکیم علی احمد ولد حکیم محمد علی صاحب ساکن رجوعہ ضلع گجرات تحصیل پھالیہ

عطا محمد صاحب ساکن گوہرپور ضلع سیالکوٹ

چودھری عبد اللہ صاحب کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ -

چودھری علی محمد صاحب - "

... دھری چراغ الدین صاحب - ساکن گورایہ ضلع سیالکوٹ

چودھری جلال الدین صاحب - باجوہ ضلع سیالکوٹ -

چودھری نتھے خانصاحب - باجوہ ضلع سیالکوٹ -

چودھری عبد اللہ صاحب "

بابو رحیم بخش صاحب معہ والدہ - سلہڑ ضلع سیالکوٹ

عمر الدین صاحب ساکن کلاس والہ ضلع سیالکوٹ

اللہ دتا صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ یوگنڈا ریلوے - ایسٹ افریقہ ساکن کنجاہ ضلع گجرات -

شیخ سوندھا صاحب پٹواری سامانہ ریاست پٹیالہ - حال بہوانی گڈھ پٹیالہ ڈیرہ شیخ علی احمد صاحب -

محمد یوسف صاحب طالب علم مدرسہ حمایت الاسلام اول مڈل پشاور ساکن ہوتی مردان ضلع پشاور

نبی خانصاحب سرائی لدہیانہ

شیخ رحمت اللہ صاحب خیرادی پٹیالہ -

مستری محمد لطیف صاحب "

منشی ناظر حسین صاحب نائب مدرس وٹوالہ سندھوان -

قربان علی صاحب مدمحرر ساکن شاہ پور حال میانہ گوندل ضلع شاہ پور سابق مرید مہر علی شاہ گولڑوی -

رحیم بخش صاحب معہ والدہ سلہڑ ضلع سیالکوٹ -

ملا شہاب الدین صاحب پیر نوالی ضلع سیالکوٹ

نبی بخش صاحب عرف عبد الواحد صاحب معہ یک زوجہ و سہ دختر و یک پسر جہلم -

وہاب الدین صاحب - ضلع جہلم

غلام الدین صاحب - بستی رندان ضلع ڈیرہ غازیخان -

ملا محمد علی صاحب "

حافظ حاجی احمد صاحب - ولد مولوی محمد صاحب مرحوم معہ والدہ وخو شدامن و سہ دختر و یک فرزند عبد القادر - "

قیصر خانصاحب - "

محمد کلال صاحب "

انوار احمدیہ پریس قادیان مین باہتمام شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و مالک کے چھپکر شایع ہوا

حکیم الامت کے مکتوبات

ذیل میں ہم حضرت حکیم الامت کے مکتوبات کا ایک سلسلہ درج کرتے ہیں اس سلسلہ میں تاریخ اور سنہ کا لحاظ ہم نہ کرینگے اور نہ مضامین کا خیال بلکہ ہر قسم کے خطوط جو ہمیں دستیاب ہونگے درج کرینگے

اس لئے ہم الحکم کے پڑھنے والوں سے درخواست کرتے ہیں کہ جس کسی کے پاس حکیم الامت کے خطوط ہیں وہ خط کیسے ہی ہوں براہ کرم عام فائدہ کی خاطر ہمیں سرعت اصل بھیجدیں بعد نقل وہ اصل انکو بھیجدی جاوینگی۔

ایڈیٹر

ارشد ارجمند حفظک اللہ وسلم

میں تم سے ملا پر کیا ملاقات کرتا موقع بھی نہ ملا دل کی باتیں دل ہی میں رہیں۔ جدا ہوا تو کیا جدا ہوا۔ شیخ صاحب سے اسٹیشن پر صرف السلام علیکم ہوئی ریل میں ایک پادری صاحب سے بحث تھی کچھہ ادھر کا خیال کچھہ ریل کے چلے جانیکا۔ وزیر آباد پہونچکر خود سخت بیمار ہو گیا۔ بخار درد سر گھبراؤ دامن گیر ہوا رات کو سیالکوٹ پہونچا وہی بے آرامی بدقت جموں پہونچا کل سے قدرہ آرام ہے۔ میاں احمد یار صاحب بیمار تھے ان کی بھی آپنے خبر نہ لی اللہ رکھے کی اصلاح کا حال نہ لکھا + آپنے دعاگو کی خبر بھی نہ لی۔ کہ اس جموں پہونچکر خط نہیں لکھا خیر ہو۔ خداوند کریم کا رحم ہو۔ غرض یہ سب شکایت محبانہ ہے اور مجھے شکایت نہیں۔ کیونکہ اول بیمار پھر مجبور مگر پھر غریب الوطن۔ وغیرہ۔ وغیرہ وغیرہ۔

شیخ فضل الٰہی صاحب بھی بخار میں تھے شافی نے شفا بخشی ہو جناب موصوف کو میرا بہت بہت السلام علیکم کہنا اور میری طرف سے عیادت کی تاکید ہو۔ گردھاری چوبڑے کا حال دریافت کر کے لکھنا۔ اور راحت بھائی اسعد اللہ کا۔ حافظ غلام محی الدین سنا ہے راولپنڈی سے واپس آکر بیمار ہو گئے انکا حال بھی ارقام فرمانا شہر میں بیماری کی کیا حالت ہے میرا بھانجا بیمار تھا۔ اس کی بھی خبر نہیں۔ حافظ غلام محمد صاحب کیسے ہیں۔ ان کا بچہ کیسا ہے۔

پیارے عزیز سنو سنو کان رکھو۔ نماز میں ہر روز محبوب حقیقی جامع جمیع کمالات رحمٰن رحیم حضرت رب العلمین مالک یوم الدین کی تعریف کر کے آپ پڑھا کرتے ہو ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم ایاک نعبد کے معنے ہیں۔ تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور کرینگے۔ یہ دعوے سب مسلمان رات دن کئی بار خداوند عالم سے کرتے ہیں۔ پیارے دیکھو اس دعوے میں ہم کس قدر سچے ہیں۔ رات کو سو رہے چار پہر تین پہر سوتے رہے۔ صبح کو اٹھے پاخانے گئے وہاں سے آئے باتیں کیں پھر کھانے کی فکر میں لگے۔ روٹی کھائی پھر کچہری میں دنیا کمانے کو گئے۔ پھر جو کام وہاں ہم کرتے ہیں اس کو ہم ہی خوب جانتے ہیں پھر آئے ہوا خوری کوچہ گردی سیر بازار گھر آئے بال بچے میں لگ گئے۔ لیاقت واستعداد پر الف لیلہ فسانہ آزاد کفاریاں وغیرہ وغیرہ وغیرہ پڑھنے بیٹھ گئے۔

بتاؤ یہی ایاک نعبد کا مطلب ہے۔ پھر اگر کوئی بہت بڑا نیک ہوا۔ تو پنجگانہ نماز بھی دربان میز پڑھ لی۔ پھر اس میں ریا سمعہ سستی کاہلی تاخیر وقت نقصان سجود رکوع قومہ جلسہ و قرأت ہوتا ہے جو نصف ہے اسے خوب جانتا ہے۔ بھلا پیارے یہی معنے ایاک نعبد کے ہونگے نہیں نہیں۔ بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ ہمکو ہر ایک کام میں اور بات میں رضامندی جناب باری تعالےٰ کی مدنظر رکھنی چاہیے۔ نوکری کریں مگر اس نیت پر کہ جو پیہ حاصل کرتے صلہ رحمی کرینگے ماں کو بہن کو بھائی بھانجا بھتیجا وغیرہ کو دینگے صلہ رحمی سے رب تعالیٰ راضی ہوگا جہانتک ہو سکا لوگوں کی بہتری میں کوشش کرینگے۔ سوتے ہیں۔ مگر اس نیت سے کہ خواب سے طاقت کھانیکی حاصل ہوگی۔ بدن کو صحت میں عبادت پر لگاوینگے۔ وہ روزی جس سے صلہ رحمی ہو اور آپ سوال چوری فریب دغا قمار وغیرہ وغیرہ سے آزاد بچے۔ کھانے کی طاقت اچھے نیند سے حاصل ہوتی ہے اسواسطے سوتے ہیں۔ لوگوں سے باتیں کرتے ہیں اس خیال سے کہ باہم محبت بڑھے اتفاق پیدا ہو جو خداوند کریم کا حکم ہے۔ اسیطرح ہر ایک کام میں رضامندی مولا مقصود ہو اور وہی مدنظر رہے تو ایاک نعبد کے معنے صحیح ہمیں صادق آویں اور دعوے درست ہو اب چلو ایاک نستعین اسکے معنے ہیں تجھہ ہی سے مدد مانگتے ہیں یہ بھی تو ہے سچا تب ہو جب ہر کام میں ہمکو یہی خیال ہو کہ اس کا انجام اور تمام بدون رضامندی حضرت حق سبحانہ وتعالےٰ اور اس کی عنایت کے نہیں ہو سکتا۔ اے خدا تو ہی مدد اور معاون رہ دیکھو کبھی زمیندار کاشتکاری کرتا ہے خرمن بناتا ہے امیدوار ہے کہ دانہ گھر لیجاوں خرمن کو آگ لگجاتی ہے اور گناہ کی شامت وہ خرمن خاکستر کا انبار ہو جاتا ہے اسی کا رحم ہو کہ ہم عفو ہو جاویں اور اس خرمن سے ہم نفع اٹھاویں پس ضرور ہوا کہ ایاک نستعین میں ذات باری پر اعتماد رہے۔

اب دیکھو اھدنا الصراط المستقیم اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ کوئی کام اس دنیا میں بدون کسی سبب کے نہیں ہوتا۔ ظاہری انہیر کے لئے سورج چاند چراغ برق وغیرہ کے لئے روشنی چاہیے۔ سینے کو سوئے سردی کیواسطے گرم کپڑا آگ چاہیے۔ دور کے دوست کے مطالب سمجھنے کو خط و کتابت پیغام چاہیے۔ دریا سے پار اترنے کو کشتی چاہیے شناوری تلہ وغیرہ چاہیے پیاس کے دور کرنے کو پانی بھوک کے لئے غذا۔ جلد پہونچنے کو ریل جلد خط بھیجنے کو تار کی خبر اسی طرح دیکھتے جاؤ کوئی کام بدون سبب نہیں جن کاموں کو آپ بدون سبب جانتے ہو وہ بھی حقیقت میں سبب کے ساتھ پیوستہ ہیں۔

اھدنا الصراط سے یہ مطلب ہے کہ الٰہی کوئی کام بدون سبب واقعی نہیں ہوا کرتا اور ہمکو کاموں کے اسباب ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں اسلئے ہمارے کام نہیں ہوتے اگر بیماری کی صحت کا ٹھیک سبب معلوم ہو تو ہمارے بیمار کیوں بیمار ہیں اور اگر دفع افلاس کے واقعی اسباب معلوم ہوں تو ہم کیوں مفلس ہیں عزت کے اسباب دریافت ہو جاویں تو جلد تر ذی عزت ہو جاویں ذلت کے اسباب معلوم ہوں تو ان سے بچیں اور ذلیل نہ ہوں پادشاہ ہو جانیکے اسباب دریافت ہوں تو بادشاہ بنیں۔ غرض ہر وقت ہر آن میں ہمکو ضرور ہے کہ خداوند کریم کی درگاہ میں سوال کرتے رہیں کہ الٰہی فلانے کام میں سبب حقیقی کی راہ نمائی فرما فلانے میں راہ نمائی کر فلانے میں رہ نمائی عطا کر اگر ہر وقت کاموں کی ضرورت ہے تو ہر وقت اھدنا الصراط المستقیم کی ضرورت بھی لگی ہوئی ہے ہر صبح نماز کے بعد کئی بار اسیطرح اھدنا الصراط المستقیم کیا ساری الحمد فکروں کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔ باقی الحمد کے بارے میں پھر لکھونگا اسمیں ذرہ غور کر کے مجھے اطلاع بخشو والسلام۔

نورالدین ۲۲ جنوری

کلماتِ طیبات امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

قضا اور دعا

قدر اور جبر پر بڑی بڑی بحثین ہوئی ہین مگر تعجب کی بات ہے کہ لوگ اس پر کیون بحث کرتے ہین۔ میرا مذہب یہ ہے کہ قرون ثلاثہ کے بعد ہی اس قسم کی بحثون کی بنیاد پڑی ہے ورنہ انسانیت یہ چاہتی تھی کہ ان پر توجہ نہ کی جاوے جب روحانیت کم ہوگئی تو اس قسم کی بحثون کا بھی آغاز ہوگیا۔

جس شخص کا یہ ایمان نہ ہو کہ اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اس نے خدا تعالےٰ کو نہین پہچانا اور ایسا ہی اس شخص نے بھی شناخت نہین کیا جو اس کو علیم بذات الصدور اور حی و قیوم کہ دوسرون کی حیات و قیام اسی سے ہے اور وہ مدبر بالارادہ ہے مدبر بالطبع نہین جیسا کہ جو فلاسفرون کا عقیدہ ہے غرض ہم اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہین یہ بات قریب بہ کفر ہو جاتی ہے اگر یہ تسلیم کرین کہ کوئی حرکت یا سکون یا ظلمت یا نور بدون خدا کے ارادے کے ہو جاتا ہے اس پر ثبوت اول قانون قدرت ہے۔ انسان کو اللہ تعالےٰ نے دو آنکھیں دو کان ایک ناک دئے ہین اتنے ہی اعضا لے کر بچہ پیدا ہوتا ہے پھر اسی طرح عمر ہے اور بہت سے امور ہین جو ایک دائرہ کے اندر محدود ہین بعض کے اولاد نہین ہوتی بعض کے لڑکے یا لڑکیان ہی ہوتی ہین غرض یہ تمام امور خدا تعالےٰ کے قدیر ہونے کو ثابت کرتے ہین پس ہمارا مذہب یہ ہے کہ خدا کی الوہیت اور ربوبیت ذرہ ذرہ پر محیط ہے اگرچہ احادیث میں آیا ہے۔ کہ بدی شیطان یا نفس کی طرف سے ہوتی ہے۔ ہم کہتے ہین کہ وہ بدی جس کو بدی سمجھا جاوے۔ مگر بعض بدیان ایسی ہین کہ ان کے اسرار اور حکم اور مفہوم سے ہم آگاہ نہین ہین جیسے مثلاً آدم کا دانہ کھانا غرض ہزار ہا اسرار ہین جو مستحدثات کا رنگ دکھانے کے لیے کر رکھے ہین۔

قرآن شریف مین ہے مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ موت مین روحانی اور جسمانی دونون باتین رکھی ہوئی ہین ایسے ہی ہدایت اور ضلالت خدا کے ہاتھ مین ہین اس پر اعتراض یہ ہوتا ہے کہ انبیا علیہم السلام کا سلسلہ لغو ہو جاتا ہے؟ ہم اس کا جواب یہ دیتے ہین کہ کوئی ایسی فہرست پیش کرو جس مین لکھا ہو کہ فلان شقی ہے؟ انبیا علیہم السلام جب دعوت کرتے تو اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی اثر مترتب ہوتا ہے اور ایسا ہی دعا کے ساتھ بھی اللہ تعالےٰ قضا و قدر کو بدل دیتا ہے اور قبل از وقت اس تبدیلی کی اطلاع بھی دیتا ہے۔ اس وقت ہی دیکھو کہ جو رجوع لوگون کا اس سلسلہ کی طرف ہے براہین احمدیہ کے زمانہ مین کب تھا۔ اس وقت کوئی جانتا بھی نہ تھا۔

مین نے خود عیسائیون کی کتابین پڑھی ہین لیکن اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ ایک طرفۃ العین کے لیے بھی عیسائی مذہب کی سچائی کا خیال میرے دل مین نہین گذرا وہ قرآن شریف کی اس تعلیم پر کہ خدا کے ہاتھ مین ضلالت اور ہدایت ہے اعتراض کرتے ہین لیکن اپنی کتابون کو نہین پڑھتے جن مین لکھا ہے کہ شریر جہنم کے لیے بنائے گئے ہین یا مثلاً یہ لکھا ہے۔ کہ فرعون کا دل سخت ہوئے دیا اگر لفظون پر ہی اعتراض کرنا ہو تو عیسائی ہمین بتائین اس کا کیا جواب دیتے ہین؟

بددیانت آدمی سے تو مرے ہوئے کتے سے بھی زیادہ بدبو آتی ہے ہم دعوے سے کہتے ہین کہ ان پادریون کا اسلام پر ایسا اعتراض نہین ہے جو توریت اور انجیل کے ورق ورق پر صاف صاف نہ آتا ہو۔ ایسا ہی رگ وید اور فارسیون اور سناتنیون کی کتابون سے پایا جاتا ہے۔

قرآن شریف نے ان امور کو جن سے احمق معترضون نے جبر کی تعلیم نکالی ہے۔ محض اس عظیم الشان اصول کو قایم کرنے کے لیئے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایک ہے اور ہر ایک امر کا مبدء اور مرجع وہی ہے وہی علت العلل اور سبب الاسباب ہے یہ غرض ہے جو اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف مین بعض درمیانی وسایط اٹھا کر اپنے علت العلل ہونے کا ذکر فرمایا ہے ورنہ قرآن شریف کو پڑھو۔ اس مین بڑی صراحت کے ساتھ ان اسباب کو بھی بیان فرمایا جس کی وجہ سے انسان مکلف ہو سکتا ہے۔

علاوہ برین قرآن شریف جس حال مین اعمال بد کی سزا ٹھیراتا ہے اور حدود قائم کرتا ہے اگر قضا و قدر مین کوئی تبدیلی ہونے والی نہ تھی اور انسان مجبور مطلق تھا تو ان حدود اور شرایع کی ضرورت ہی کیا تھی؟

پس یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف دہریون کی طرح تمام امور کو اسباب طبیعیہ تک محدود رکھنا نہین چاہتا بلکہ خالص توحید پر پہونچانا چاہتا ہے اصل بات یہ ہے کہ لوگون نے دعا کی حقیقت کو نہین سمجھا اور نہ قضا و قدر کے تعلقات کو جو دعا کے ساتھ ہین تدبر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ جو لوگ دعا سے کام لیتے ہین اللہ تعالےٰ ان کے لئے راہ کھول دیتا ہے وہ دعا کو رد نہین کرتا۔ ایک طرف دعا ہے دوسری طرف قضا و قدر خدا نے ہر ایک کے لئے اپنے رنگ مین اوقات مقرر کر دیئے ہین اور ربوبیت کے حصہ کو عبودیت مین دیا گیا ہے اور فرمایا ہے۔

اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

مجھے پکارو مین جواب دونگا۔ مین اسیلئے ہی کہا کرتا ہون کہ ناطق خدا مسلمانون کا ہے لیکن جس خدا نے کوئی ذرہ پیدا نہین کیا یا جو خود یہودیون سے طمانچے کھا کر مر گیا وہ کیا جواب دیگا۔

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

جبر اور قدر کے مسئلہ کو اپنی خیالی اور فرضی منطق کے معیار پر کسنا دانشمندی نہین ہے۔ اس سِر کے اندر داخل ہونے کی کوشش کرنا بیہودہ ہے۔ الوہیت

اور ربوبیت کا کچھ تو ادب بھی چاہیئے اور یہ راہ تو ادب کے خلاف ہے کہ الوہیت کے اسرار کو سمجھنے کی کوشش کی جاوے۔ الطریقۃ کلہا ادب۔

قضاو قدر کا دعا کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے دعا کے ساتھ معلق تقدیر ٹل جاتی ہے۔ جب مشکلات پیدا ہوتے ہین تو دعا ضرور اثر کرتی ہے جو لوگ دعا سے منکر ہین۔ ان کو ایک دھوکا لگا ہوا ہے۔ قران شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہین ایک پہلو مین اللہ تعالے اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو مین بندے کی مان لیتا ہے ولنبلونکم بشیء من الجوع مین تو اپنا حق رکھ کر منوانا چاہتا ہے۔

نون ثقیلہ کے ذریعہ سے جو اظہار تاکید کیا ہے۔ اس سے اللہ تعالے کا یہ منشا ہے کہ قضائے مبرم کو ظاہر کرینگے تو اسکا علاج اناللہ وانا الیہ راجعون ہی ہے۔ اور دوسرا وقت خدا تعالے کے فضل و کرم کی امواج کے جوش کا ہے وہ ادعونی استجب لکم مین ظاہر کیا ہے۔

پس مومن کو ان دونو مقامات کا پورا علم ہونا چاہئے صوفی کہتے ہین کہ فقر کامل نہین ہوتا جب تک محل اور موقع کی شناخت حاصل نہ ہو بلکہ کہتے ہین کہ صوفی دعا نہین کرتا جب تک وقت کو شناخت نہ کرے۔

سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ دعا کے ساتھ شقی سعید کیا جاتا ہے بلکہ وہ تو یہانتک کہتے ہین کہ شدید الاختفا امور مشتبہ بالمبرم بھی دور کئے جاتے ہین۔

الغرض دعا کی اس تقسیم کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ کبھی اللہ تعالے اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی وہ مان لیتا ہے۔ یہ معاملہ گویا دوستانہ معاملہ ہے۔

ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جیسی عظیم الشان قبولیت دعا ان کی ہے اس کے مقابل رضا اور تسلیم کے بھی آپ اعلے درجہ کے مقام پر ہین۔ چنانچہ آپ کے گیارہ بچے مرگئے مگر آپ نے کبھی سوال نہ کیا کہ کیون؟

جو لوگ فقرا اور اہل اللہ کے پاس آتے ہین اکثر ان مین سے محض آزمایش اور امتحان کے لیئے آتے ہین وہ دعا کی حقیقت سے ناآشنا ہوتے ہین اس لیئے پورا فائدہ نہین ہوتا۔ عقلمند انسان اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر دعا نہ ہوتی تو اہل اللہ مر جاتے۔ جو لوگ دعا کے منافع سے محروم ہین ان کو دھوکا یہی لگا ہوا ہے کہ وہ دعا کی تقسیم سے ناواقف ہین۔

میرا جب سب سے پہلا لڑکا فوت ہوا تو اس کو ایک سخت غشی کی حالت تھی۔ گھر مین اس کی والدہ نے جب دیکھا کہ حالت نازک ہے تو انہون نے کہا کہ یہ تو امید نہین اب جانبر ہو مین اپنی نماز کیون ضایع کرون چنانچہ وہ نماز مین مصروف ہوگئے اور جب نماز سے فارغ ہو کر مجھ سے پوچھا تو اسوقت چونکہ انتقال ہو چکا تھا مین نے کہا کہ لڑکا مرگیا ہے انہون نے پورے صبر اور رضا کے ساتھ اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

خدا جس امر پر نامراد کرتا ہے اس نامرادی پر صبر کرنے والون کو ضائع نہین کرتا۔ اسی صبر کا نتیجہ ہے کہ خدا نے ایک کی بجائے چار لڑکے عطا فرمائے۔

الغرض دعا بڑی دولت ہے بیصبر ہو کر دعا نہ کرے۔ بلکہ دعاؤن مین لگا رہے یہانتک کہ وہ وقت آجاوے۔

اوّل با آخر نسبتے دارد

قران شریف کو سورۃ فاتحہ سے شروع کر کے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر ختم کیا ہے۔ لیکن جب ہم مسلمانون کے معتقدات پر نظر کرتے ہین تو دجال کا فتنہ ان کے ہان عظیم الشان فتنہ ہے اور یہ ہم کبھی تسلیم نہین کر سکتے ہین کہ خدا تعالے دجال کا ذکر ہی بھول گیا ہو۔ نہین بات اصل یہ ہے کہ دجال کا مفہوم سمجھنے مین لوگون نے دھوکا کھایا ہے۔ سورہ فاتحہ مین جو دو فتنون سے بچنے کی دعا سکھائی ہے۔ اول غیر المغضوب علیہم۔ غیر المغضوب سے مراد بالاتفاق جمیع اہل اسلام یہود ہین اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت امت پر آنے والا ہے جبکہ وہ یہود سے تشابہ پیدا کرے گی اور وہ زمانہ مسیح موعود ہی کا ہے جبکہ اس کے انکار اور کفر پر اسی طرح زور دیا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح ابن مریم کے کفر پر یہودیون نے دیا تھا۔ غرض اس دعا مین یہ سکھایا گیا کہ یہود کی طرح مسیح موعود کی توہین اور تکفیر سے ہم کو بچا اور دوسرا عظیم الشان فتنہ جس کا ذکر سورۃ فاتحہ مین کیا ہے اور جس پر سورۃ فاتحہ کو ختم کر دیا ہے وہ نصاری کا فتنہ ہے۔ جو ولا الضالین مین بیان فرمایا ہے۔

اب جب قران شریف کے انجام پر نظر کی جاتی ہے تو وہ بھی ان دونون فتنون کے متعلق کھلی کھلی شہادت دیتا ہے مثلاً غیر المغضوب کے مقابل مین سورۃ تبت یدا ہے مجھے بھی فتوے کفر سے پہلے یہ الہام ہوا تھا۔ اذیمکربک الذی کفر۔ اوقد لی یاھامان لعلی اطلع علی الہ موسی۔ وانی لاظنہ من الکاذبین۔ تبت یدا ابی لھب وتب ما کان لہ ان یدخل فیھا الا خائفا وما اصابک فمن اللہ۔ یعنی وہ زمانہ یاد کر جبکہ مکفر تجھ پر تکفیر کا فتوے لگائے گا۔ اور اپنے کسی حامی کو جس کا لوگون پر اثر پڑ سکتا ہو کہے گا کہ میرے لیئے اس فتنہ کی آگ بھڑکا تا مین دیکھ لون کہ یہ شخص جو موسے کی طرح کلیم اللہ ہونے کا مدعی ہے خدا اس کا معاون ہے یا نہین اور مین تو اسے جھوٹا خیال کرتا ہون۔ ابی لہب کے دونون ہاتھ ہلاک ہوگئے اور آپ بھی ہلاک ہوگیا اس کو نہین چاہیئے تھا کہ اس مین دخل دیتا مگر ڈر ڈر کر اور جو رنج تجھے پہونچے گا وہ خدا کی طرف سے ہے۔

غرض سورۃ تبت مین غیر المغضوب علیہم کے فتنہ کی طرف اشارہ ہے۔ اور ولا الضالین کے مقابل قران شریف کے آخر مین سورہ اخلاص ہے اور اس کے بعد کی دونون سورتین

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ان دونو کی تفسیر ہین ان دونون سورتون مین اس تیرہ وتار زمانہ سے پناہ مانگی گئی ہے جبکہ مسیح موعود پر کفر کا فتوے لگا کر مغضوب علیھم کا فتنہ پیدا ہوگا اور عیسائیت کی ضلالت اور ظلمت دنیا پر محیط ہونے لگے گی۔ پس جیسے سورہ فاتحہ مین جو ابتدائے قران ہے ان دونو بلاؤن سے محفوظ رہنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ اسی طرح قران شریف کے آخر مین بھی ان فتنون سے محفوظ رہنے کی دعا تعلیم کی تاکہ یہ بات ثابت ہو جاوے کہ اول بآخر نسبتے دارد

سورۃ فاتحہ مین جو ان فتنون کا ذکر ہے وہ کئی مرتبہ بیان کیا ہے۔ مگر قران شریف کے آخر مین جو ان فتنون کا ذکر ہے وہ بھی مختصر طور پر سمجھ لو۔

الضالین کے مقابل آخر کی تین سورتین ہین۔ اصل تو قل ھو اللہ ہے اور باقی دونو سورتین اس کی شرح ہین قل ھو اللہ کا ترجمہ یہ ہے کہ نصارے سے کہدو کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بےنیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی اس کے برابر ہے

پھر سورۃ الفلق مین اس فتنہ سے بچنے کے لیے یہ دعا سکھائی۔ قل اعوذ برب الفلق۔

یعنے تمام مخلوق کے شر سے اس خدا کی پناہ مانگتا ہون جو رب الفلق ہے یعنے صبح کا مالک ہے یا روشنی ظاہر کرنا اسی کے قبضہ و اقتدار مین ہے۔ رب الفلق کا لفظ بتاتا ہے کہ اس وقت عیسائیت کے فتنہ اور مسیح موعود کی تکفیر اور توہین کے فتنہ کی اندھیری رات احاطہ کرے گی۔ اور پھر کھول کر کہا کہ شر غاسق اذا وقب۔ اور مین اس اندھیری رات کے شر سے جو عیسائیت کے فتنہ اور مسیح موعود کے انکار کے فتنہ کی شب تار ہے پناہ مانگتا ہون۔ پھر لکھا ومن شر النفاثات فی العقد۔ اور ان زنانہ سیرت لوگون کی شرارت سے پناہ مانگتا ہون جو گنڈون پر پھونکین مارتے ہین۔

گرہون سے مراد وہ مُعضلات اور مشکلات شریعت محمدیہ ہین جن پر جاہل مخالف اعتراض کرتے ہین اور ان کو ایک پیچیدہ صورت مین پیش کر کے لوگون کو دھوکہ مین ڈالتے ہین اور یہ دو قسم کے لوگ ہین ایک تو پادری اور ان کے دوسرے پس خوردہ کھانے والے اور دوسرے وہ ناواقف اور ضدی ملّان ہین جو اپنی غلطی کو تو چھوڑتے نہین اور اپنی نفسانی پھونکون سے اس صاف دین مین اور بھی مشکلات پیدا کر دیتے ہین۔ اور زنانہ خصلت رکھتے ہین کہ خدا کے مامور و مرسل کے سامنے آتے نہین پس ان لوگون کی شرارتون سے پناہ مانگتے ہین اور ایسا ہی ان حاسدون کے حسد سے پناہ مانگتے ہین اور اس وقت سے پناہ مانگتے ہین جب وہ حسد کرنے لگین۔

اور پھر آخر سورۃ مین شیطانی وسوسون سے محفوظ رہنے کی دعا تعلیم فرمائی ہے جیسے سورۃ فاتحہ کو الضالین پر ختم کیا تھا ویسے ہی آخری سورۃ مین خناس کے ذکر پر ختم کیا تاکہ خناس اور الضالین کا تعلق معلوم ہو۔

اور آدم کے وقت مین بھی خناس جس کو عبرانی زبان مین نحاش کہتے ہین جنگ کے لیے آیا تھا اس وقت بھی مسیح موعود کے زمانہ مین جو آدم کا مثیل بھی ہے ضروری تھا کہ وہی نحاش ایک دوسرے لباس مین آتا اور اسی لیے عیسائیون اور مسلمانون نے باتفاق یہ بات تسلیم کی ہے کہ آخری زمانہ مین آدم اور شیطان کی ایک عظیم الشان لڑائی ہوگی جس مین شیطان ہلاک کیا جاوے گا۔ اب ان تمام امور کو دیکھو ایک خدا ترس آدمی ڈر جاتا ہے۔ کیا یہ میرے اپنے بنائے ہوئے امور ہین جو خدا نے جمع کر دیئے ہین۔ کس طرح پر ایک دائرہ کی طرح خدا نے اس سلسلہ کو رکھا ہوا ہے ولا الضالین پر سورۃ فاتحہ کو جو قرآن کا آغاز ہے ختم کیا اور پھر قرآن شریف کے آخر مین وہ سورتین رکھین جن کا تعلق سورۃ فاتحہ کے انجام سے ہے۔

ادھر مسیح اور آدم کی مماثلت ٹھیرائی اور مجھے مسیح موعود بنایا تو ساتھ ہی آدم بھی میرا نام رکھا۔

یہ باتین معمولی باتین نہین ہین یہ ایک علمی سلسلہ ہے جس کو کوئی ردّ نہین کر سکتا۔ کیونکہ خدا تعالے نے اپنے ہاتھ سے اس کی بنیاد رکھی ہے۔

شفیع کون ہو سکتا ہے؟

شفیع کا لفظ شفع سے نکلا ہے۔ جسکے معنے جفت کے ہین۔ اس لیے شفیع وہ ہو سکتا ہے جو دو مقامات کا مظہر اتم ہو۔ یعنے مظہر کامل لاہوت اور ناسوت کا ہو۔ لاہوتی مقام کا مظہر کامل ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس کا خدا کی طرف صعود ہو وہ خدا سے حاصل کرے اور ناسوتی مقام کے مظہر کا یہ مفہوم ہے کہ مخلوق کی طرف اس کا نزول ہو جو خدا سے حاصل کرے۔ وہ مخلوق کو پہونچاوے۔ اور مظہر کامل ان مقامات کا ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہین اسی کی طرف اشارہ ہے

دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

ہم دعوے سے کہتے ہین کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بدون کامل حصہ مقام لاہوت کا کسی نبی مین نہین آیا۔ اور ناسوتی حصہ چاہتا ہے بشری لوازم کو اور حضور علیہ الصلواۃ والسلام مین یہہ ساری باتین پوری پائی جاتی ہین۔ آپ نے شادیان بھی کین۔ بچے بھی ہوئے دوستون کا زمرہ بھی تھا۔ فتوحات کر کے اختیاری قوتون کے ہوتے ہوئے انتقام چھوڑ کر رحم کر کے بھی دکھایا جب تک انسان کے پیرایۂ پورے نہ ہون وہ پوری ہمدردی نہین کر سکتا اس حصہ اخلاق فاضلہ مین وہ ناکمل رہیگا۔ مثلاً جسنے شادی ہی نہین کی وہ بیوی

اور بچون کے حقوق کی کیا قدر کر سکتا ہے۔ اور ان پر اپنی شفقت اور ہمدردی کا کیا نمونہ دکھا سکتا ہے رہبانیت ہمدردی کو دور کر دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام نے رہبانیت کو نہین رکھا۔

غرض کامل شفیع وہی ہو سکتا ہے جس مین یہ دو نون حصے کامل طور پر پائے جائین۔ چونکہ یہ ایک ضروری امر تھا کہ شفیع ان دو نون مقامات کا مظہر ہو۔ اللہ تعالٰے نے ابتداے آفرینش سے ہی اس سلسلہ کا ظل قایم رکھا۔ یعنے آدم علیہ السلام کو جب پیدا کیا تو لاہوتی حصہ تو اس مین یون رکھدیا جب کہا فاذا نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین اور ناسوتی حصہ یون رکھا کہ حوا کو اس سے پیدا کیا۔

یعنے جب روح پھونکی تو ایک جوڑ تو کا خدا تعالٰے سے قایم ہوا اور جب حوا نکالی تو دوسرا جوڑ مخلوق کے ساتھ ہونیکی کی وجہ سے ناسوتی ہو گیا۔ پس جب تک یہ دو نو حصے کامل طور پر کامل انسان مین نہ پائے جاوین وہ شفیع نہین ہو سکتا۔ جیسے آدم کی پسلی سے حوا نکلی اسی طرح پر کامل انسان کی پسلی سے مخلوق نکلتی ہے۔

تصویر اور نماز

ایک شخص نے دریافت کیا کہ تصویر کی وجہ سے نماز فاسد تو نہین ہوتی؟ جواب مین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کفار کے تتبع پر تو تصویر ہی جایز نہین۔ ہان نفس تصویر مین حرمت نہین بلکہ اس کی حرمت اضافی ہے۔ اگر نفس تصویر مفسد نماز ہو تو مین پوچھتا ہون کہ کیا پھر روپیہ پیسہ نماز کے وقت پاس رکھنا مفسد نہین ہو سکتا؟ اسکا جواب اگر یہ دو کہ روپیہ پیسہ کا رکھنا اضطراری ہے تو مین کہونگا کہ کیا اگر اضطرار سے پاخانہ آجاوے تو وہ مفسد نماز نہ ہوگا؟ اور پھر وضو کرنا نہ پڑیگا۔

اصل بات یہ ہے کہ تصویر کے متعلق یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا اس سے کوئی دینی خدمت مقصود ہے یا نہین؟ اگر یونہی بے فایدہ تصویر رکھی ہوئی ہے اس سے کوئی دینی فایدہ مقصود نہین تو یہ لغو ہے اور خدا تعالٰے فرماتا ہے والذین ہم عن اللغو معرضون۔ لغو سے اعراض کرنا مومن کی شان ہے اسلئے اس سے بچنا چاہئے لیکن ہان اگر کوئی دینی خدمت اس ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہو تو منع نہین ہے کیونکہ خدا تعالٰے علوم کو ضایع نہین کرنا چاہتا۔

مثلاً ہم نے ایک موقعہ عیسائیون کے مثلث خدا کی تصویر دی ہے جس مین روح القدس بشکل کبوتر دکھایا گیا ہے۔ اور باپ اور بیٹے کی بھی جدا جدا تصویر دی ہے۔ اس سے ہماری یہ غرض تھی کہ تا تثلیث کی تردید کرکے دکھائین کہ اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے وہی حقیقی خدا ہے جو حی و قیوم۔ ازلی و ابدی غیر متغیر ہے اور تجسم سے پاک ہے۔ اس طرح پر اگر خدمت اسلام کیلیے کوئی تصویر ہو تو شرع کلام نہین کرتی ہے کیونکہ جو امور خادم شریعت ہین انپر اعتراض نہین ہے۔

کہتے ہین کہ حضرت موسٰے کے پاس کل نبیون کی تصویرین تھین۔ قیصر روم کے پاس جب صحابہ گئے تھے تو انہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر اسکے پاس دیکھی تھی تو یاد رکھنا چاہیئے کہ نفس تصویر کی حرمت نہین۔ بلکہ اس کی حرمت اضافی ہے۔ جو لوگ لغو طور پر تصویرین رکھتے اور بناتے ہین وہ حرام ہین۔ شریعت ایک پہلو سے حرام کرتی ہے اور ایک جایز طریق پر اسے حلال ٹھیراتی ہے روزہ ہی کو دیکھو رمضان مین حلال ہے۔ لیکن اگر عید کے دن روزہ رکھے تو حرام ہے

گر حفظ مراتب نکنی زندیقے

حرمت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک بالنفس حرام ہوتی ہے۔ ایک بالنسبت۔ جیسے خنزیر بالکل حرام ہے۔ خواہ وہ جنگل کا ہو یا گھین کا سفید ہو یا سیاہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ ہر ایک قسم کا حرام ہے۔ یہ حرام بالنفس ہے۔ لیکن حرام بالنسبت کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص محنت کرکے کسب حلال سے روپیہ پیدا کرے تو حلال ہے۔ لیکن اگر وہی روپیہ نقب زنی یا قمار بازی سے حاصل کرے تو حرام ہوگا۔

بخاری کی پہلی ہی حدیث ہے۔ انما الاعمال بالنیات۔ ایک خونی ہے اگر اس کی تصویر اس غرض سے لے لین کہ اس کے ذریعہ اس کو شناخت کرکے گرفتار کیا جاوے تو یہ نہ صرف جایز ہوگی۔ بلکہ اس سے کام لینا فرض ہو جائیگا۔ اسی طرح اگر ایک شخص اسلام کی توہین کرنے والے کی تصویر بھیجتا ہے تو اس کو اگر کہا جاوے کہ حرام کام کیا ہے تو یہ کہنا موذی کا کام ہے۔

یاد رکھو اسلام بت نہین ہے بلکہ زندہ مذہب ہے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کل نا سمجھ مولویون نے لوگون کو اسلام پر اعتراض کرنیکا موقع دیا ہے۔

آنکھون مین ہر شے کی تصویر بنتی ہے بعض پتھر ایسے ہین کہ جانور اڑتے ہین تو خود بخود ان کی تصویر اتر آتی ہے اللہ تعالٰے کا نام مصور ہے۔ یصورکم فی الارحام۔ پھر بلا سوچے سمجھے کیون اعتراض کیا جاتا ہے۔ اصل بات یہی ہے جو مین نے بیان کی ہے کہ تصویر کی حرمت غیر حقیقی ہے۔ کسی محل پر ہوتی ہے اور کسی پر نہین غیر حقیقی حرمت مین ہمیشہ نیت کو دیکھنا چاہیئے۔ اگر نیت شرعی ہے تو حرام نہین ورنہ حرام ہے۔

حدیثون ہی پر تکیہ نہ کر لو۔ اگر قرآن شریف پر حدیث کو مقدم کرتے ہو تو پھر گویا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر الزام لگاتے ہو۔ کہ کیون انہون نے احادیث کو خود جمع نہین کرایا۔ کیونکہ آپ نے کوئی حکم احادیث کے جمع کرنے کو نہین فرمایا۔ حالانکہ قرآن شریف کو آپ خود لکھواتے اور سناتے تھے۔ بعض صحابہ نے احادیث کو اپنے طور پر جمع کیا لیکن آخر انہون نے جلا دیا۔ جب سبب دریافت کیا تو یہی بتایا کہ آخر راویون سے سنی ہین ممکن ہے ان مین کمی بیشی ہوئی ہو۔ اپنے ذمہ کیون بوجھ لین۔ پس قرآن کو مقدم کرو۔ اور حدیث کو قرآن پر عرض کرو حکم نہ بناؤ۔

خطبہ

[جو ۱۴- فروری ۱۹۰۲ء کو حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ نے پڑھا]

سپارہ - ۱۹ - کا آخری رکوع

ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح کو بھیجا - حضرت صالح نے ان کو یہ کہا کہ تم اللہ کی عبادت کرو - ایسا لطیف اور عمدہ جملہ جو اعلےٰ درجہ کی تعلیم اپنے اندر رکھتا تھا - حضرت صالح نے فرمایا مگر اس پر بھی دو فریق ہو گئے ایک وہ سعید الفطرۃ لوگوں کا گروہ جنہوں نے خدا کے راستباز اور برگزیدہ بندے کی آواز کو سنا - اور دوسرے وہ ناعاقبت اندیش مستعجل جنہوں نے جھوٹا کہا - اور دکھ دینے کے ارادے کیئے - حضرت صالح نے فرمایا کہ اے قوم! تو نیکی سے پہلے برائی کے لئے کیون جلدی کرتی ہے -

کیا اچھا ہوتا اگر تم اللہ کے حضور بخشش مانگتے تا کہ تم پر رحم کیا جاتا -

ان آئتون مین بہت سی قابل غور باتین ہین خدا تعالیٰ کے مامور مرسل جب آتے ہین تو کیا تعلیم لیکر آتے ہین؟ جلد باز اور ناعاقبت اندیش قوم ان سے کس طرح پیش آتی ہے؟ اور کیونکر اس کو دکھ دینے اور ایذا رسانی کے منصوبے سوچتی ہے؟ حضرت صالح نے اپنی قوم کو وہی تعلیم دی جو انبیاء علیہم السلام کا اجماعی مسئلہ ہے - کہ ان اعبدوا اللہ - اللہ ہی کی عبادت کرو کیسی لطیف اور پاکیزہ تعلیم تھی مگر اس پر بھی مخالفت کا شور اٹھا اور نادانون نے ان کو دکھ دینے کے ارادے کیئے - خدا کا برگزیدہ انہین کہتا ہے اے لوگو! تم کیون اپنا برا کرتے ہو؟ کیون برائی چاہتے ہو؟ نیکی کیون طلب نہین کرتے؟ کیون خدا کے حضور استغفار نہین کرتے جسکا نتیجہ یہ ہو کہ تم پر رحم کیا جاوے -

یہ بات بڑی ہی غور کے لایق ہے کہ خدا کا مامور اپنے ساتھ لعنت اور برکت لیکر آتا ہے اور دونون کو دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے - لعنت ان کے لیئے جو بدگمانیان کرتے اور اسے کاذب اور مفتری ٹھیرا کر ایذا رسانی کی کوشش کرتے ہین اور برکت ان کے لیے جو حسن ظن اور صبر سے کام لے کر اس کے ساتھ ہو لیتے ہین - جیسے وہ کہتا ہے کہ میرے ساتھ والون پر رحم ہوگا - یہ بھی کہتا ہے کہ میرے منکرون پر عذاب ہوگا - احمق اس دوسری بات کے پیچھے لگ جاتے ہین اور عذاب کا مطالبہ شروع کر دیتے ہین -

مین حیران ہوتا ہون جب اس امر پر سوچتا ہون کہ ایک معمولی آدمی اگر آکر کہدے کہ فلان راستہ پر ڈاکہ پڑتا ہے یا سانپ بیٹھا ہے تو دوسرے اسکو سن کر ڈر جاتے ہین اور اس راہ کو چھوڑ دیتے ہین لیکن یہ کیا بات ہے کہ مامور جب اس کو پیش کرتا ہے تو اس کی پروا نہین کرتے - آخر سنن الٰہیہ کے مطابق جب مختلف قسم کے عذاب الٰہی کبھی خوفناک بیماریون کی صورت مین کبھی خطرناک قحط کی شکل مین نمودار ہونے لگتے ہین تو پھر الٹا الزام اسی کو دیتے ہین اور کہہ اٹھتے ہین قالوا اطیرنا بک و بمن معک - یہ ساری نحوستین تیری اور تیرے ساتھیون ہی کی وجہ سے ہین - مگر انہین وہی جواب ملتا ہے جو حضرت صالح نے دیا کہ احمقو! یہ تمہاری شامت اعمال اور کرتوت بد کا نتیجہ ہے - جو اس لعنت کی شکل مین تم پر نازل ہوا -

یہ اللہ تعالےٰ کی دوامی سنت ہے کہ جب جب کوئی مامور من اللہ آتا ہے تو قحط - خوفناک امراض ضرور آتے ہین اور اس کی وجہ یہی ہوئی ہے جو خود اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام مین بیان فرمائی ہے لعلھم یضرعون تا کہ ان مین خوف خشیت پیدا ہو - مگر سنت اللہ سے ناواقف مستعجل منکران عذابون کو مامور من اللہ کی نحوست بتاتے ہین جس طرح پر صالح علیہ السلام کو خطاکار قوم نے کہا کہ یہ تیری اور تیرے ساتھیون کی نحوست ہے اسی طرح پر آج بھی جبکہ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود نے قوم کو ان اعبدوا اللہ کی طرف بلایا اور اسی سنت الٰہی کے موافق قوم نے اسی سرد مہری اور ناعاقبت اندیشی سے اس کی مخالفت مین شور برپا کیا اور اس کی تکلیف اور ایذا دہی کیلئے ہر قسم کے منصوبے سوچے اور عذاب الٰہی نے طاعون اور خوفناک قحط کی صورت اختیار کی تو یہ شتاب کار بھی بول اٹھے کہ یہ تیری ہی وجہ سے ہے - اس قسم کے خطوط آئے ہین اور مین نے پڑھے ہین جن مین حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے لکھا گیا تھا کہ طاعون تیرے ہی باعث سے ہے مگر کوئی ان احمقون سے اتنا پوچھے کہ اگر طاعون حضرت مسیح موعود کی (معاذ اللہ) شامت اعمال کا نتیجہ ہے تو یہ کیا ہو گیا کہ اسے تو انہ اوی القریۃ کی بشارت دی؟ حالانکہ چاہیئے تھا کہ سب سے پہلے اسکے ہی ساتھیون پر پڑتی؟ لیکن یہان تو صورت دوسری ہے تمہاری اپنی ہی برادریون کو صاف کر رہی ہے -

غرض یہ ہے کہ جب کوئی قوم اللہ کو چھوڑتی ہے تے اللہ بھی انھین چھوڑ دیتا ہے - حضرت مسیح موعود نے اپنی قوم سے وہی سنا جو حضرت صالح نے سنا تھا - اور جب ان مخالفون کی کچھ پیش نہ گئی تو آخر نو بڑے بڑے آدمیون نے مل کر ایک کمیٹی حضرت صالح کے خلاف کی اور خدا کی قسمین کھا کھا کر اپنے قول و اقرار کو پکا کیا کہ راتون رات اس پر ٹوٹ پڑین اور اس کے خاندان کو ہلاک کر ڈالین اگر کوئی ہم سے پوچھے گا تو کہدینگے کہ ہم کو خبر ہی نہین یہ ان لوگون کی آخری تدبیر ہوتی ہے کہ جب دلیل اور مباحثہ سے عاجز آجاتے ہین تو پھر قتل کرنے کے منصوبے اور کوششین کرتے ہین و مکروا مکرا انہون نے بڑی بڑی مخفی تدبیرین اور منصوبے کیئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے و مکرنا مکرا

ہم نے بھی تدابیر کین اور ان کو ان کا علم بھی نہوا فانظر کیف کان عاقبۃ مکرھم ان دمرناھم وقومھم اجمعین ذرا دیکھو تو سہی کہ ان کی تدابیر کا انجام کیا ہوا؟ ہم نے انکا اور ان کی ساری قوم کا نام و نشان مٹا دیا۔ اور حضرت صالح اب بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہلاتے ہین۔

یہ دراصل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشگوئی ہے جس طرح حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ واقع گذرا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ایسا ہی وقوع مین آیا۔ مکہ کے جمیع اکابر دزو سارے بہت زور لگایا کہ آپ کو خاموش کرا دین مگر وہ خدا کا رسول کیونکر خاموش ہوسکتا تھا۔ آپ کا زور تبلیغ اور بھی بڑھتا گیا۔ جب مکہ والے بالکل عاجز آگئے اور کوئی دلیل پیش نہ گئی اور مسلمانون کی جانین لیکر بھی وہ اس خدا کے برگزیدہ بندہ کو خاموش نہ کرا سکے تو آخر آپ کے قتل کی کمیٹی مین بھی نو ہی آدمی شریک ہوئے خدا تعالے کا کیسا خدا ہونا ثابت ہوتا ہے کہ صالح کے لیئے بھی نو ہی آدمی اور قریش کے بھی نو ہی آدمی منتخب ہوتے ہین اور دار الندوۃ مین ایک کمیٹی کی جس مین چالیس برس سے زاید عمر کے لوگ شریک ہوا کرتے تھے اس کمیٹی مین مختلف تجویزین پیش ہوئین آخری تجویز قتل کی تھی۔ بعض نے کہا کہ قتل کی وجہ سے چونکہ عظیم الشان قوم سے ہے ہم بدلہ نہ دے سکین گے مگر ایک شیطان بولا کہ جب نو آدمی مل کر قتل کر دینگے تو کسی کو خبر بھی نہ ہوگی۔ ان احمقون کو اتنی خبر نہ تھی کہ اللہ تعالے وکانت فی المدینۃ تسعۃ رھط کہکر ایک عرصہ پہلے اسی تجویز اور منصوبہ سے آپ کو واقف کر چکا تھا۔ اور آخر وہی انجام ہوا جو صالح کے دشمنون کا ہو چکا تھا آپ کے دشمنون کا بیڑا غرق ہو گیا اور آج روئے زمین پر نوے کروڑ سے زیادہ انسان ہر وقت آپ پر درود پڑھتے ہین۔ اللھم صل علی محمد وعلے آل محمد وبارک وسلم۔ اسی طرح یہ اللہ تعالے ہمیشہ اپنے وجود کی چمکار دکہاتا ہے اور آج بھی خدا اپنے مسیح موعود کی نصرتین اسی طرح سے کر رہا ہے نا عاقبت اندیش شریر النفس مخالف کبھی اقدام قتل کے مقدمون کی سازش مین حصہ لیتے ہین کبھی ٹیکس کے مقدمون کی شکل مین اس کے مال پر حملہ کرنا چاہتے ہین۔ اور کبھی قتل کے فتوون کی صورت مین نقصان جانی کے منصوبے کرتے ہین۔ مگر وہ ہر میدان مین مظفر و منصور ہوتا ہے۔

خدا کا شکر کرو کہ تم نے اس کو شناخت کیا اور یہ اسی کا احسان ہے جس نے شناخت کی آنکھ عطا فرمائی دعا کرو کہ تم اپنے اندر تقوی اور خشیت الٰہی پیدا کرو۔ جو خدا کی نصرتون کے جاذب ہین۔ اللہ تعالے مجھے اور تم سب کو عمل کی توفیق دے۔ آمین۔

چون مرا نورے پئے قومے مسیحی دادہ اند

مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

یسوع مسیح مرقومہ بشپ صاحب لاہور

پر ریویو

نمبر سوم

ہم نے پچھلے دو نمبرون مین یہ دکھانا چاہا ہے۔ کہ یسوع مسیح کی نسبت جو دعوے بشپ صاحب نے اپنی خوش اعتقادی یا انجیل نویسون کی خوش فہمی کی بنا پر کیئے ہین وہ نرے دعوے ہی دعوے ہین جن مین حقانیت اور صداقت کا نہ کوئی ذاتی رنگ موجود ہے اور نہ ان کے اثبات کے لیئے قوی دلایل انجیل نویسون یا پرستاران صلیب کے ہاتھ مین ہین۔ زندگی مین انسان اسی قدر ترقی کرتا ہے۔ جس قدر وہ روحانی موت کے اسباب اور اقسام سے دور ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ ایک مسلم بات ہے۔ کہ چار قسم کی موت انسان کی روح کو ہلاک کرتی ہے اول غفلت کی موت دوم گناہ کی موت سوم شرک کی موت چہارم کفر کی موت۔

جس قدر انسان ان موتون سے بچے گا اسی قدر حیات ابدی کے قریب ہوتا جاویگا۔

اب ہم کو یہ دکھانا چاہیئے کہ کیا انجیل کی تعلیم یا یسوع مسیح کا نمونہ اس قابل ہے کہ ہم کو موت کے ان چارون گڑہون سے الگ کر کے چشمۂ حیات کی طرف لے جاوے؟ یہ ایک سوال تھا جس کا جواب تقدس مآب بشپ لاہور کو نہ بحیثیت اپنے عہدہ کے بلکہ ان معلومات اور ذاتی تقدس کے لحاظ سے جو اس عہدہ کے لوازمات ہونے چاہئین۔ بڑی وضاحت سے دینا چاہیئے تھا۔ جس کو وہ چھو بھی نہین سکے۔

اگرچہ ایک دقیقہ رس اور نکتہ شناس انسان کی نگاہ مین بشپ صاحب کا اتنے بڑے ضروری اور اہم مضمون سے کنارہ کشی کرنا ناقابل عفو غلطی یا کمزوری ہے تاہم ہم اس کا کچھ لحاظ نہ کر کے بجائے خود یہ تحقیق کرتے ہین کہ عیسائی مذہب انجیل کی تعلیم اور یسوع مسیح کے ذاتی نمونہ مین زندگی کے آثار کہانتک پائے جاتے ہین؟ سب سے اول ضروری امر تعلیم ہے اور اس پہلو مین ہم دیکھتے ہین کہ انجیل کوئی شریعت اور قانون پیش ہی نہین کرتی بلکہ شریعت کو ایک لعنت قرار دیا جاتا ہے۔ اب یہ زندگی جو حیات ابدی کہلاتی ہے یہ کوئی خارجی چیز تو ہے نہین جو باہر سے نکلتی ہے۔ بلکہ انسانی قوی کے برمحل استعمال کے نتایج کا نام زندگی ہے۔ طبعی قوتون کو جب بیہودہ جوشون اور بے سروپا رفتار سے روک کر ایک اعتدال پر قایم کیا جاوے تو تقوی کے قریب تر انسان پہونچ سکتا ہے جیسا کہ اس بارہ مین کامل کتاب قرآن مجید فتوے دیتی ہے۔ اعدلوا ھو اقرب للتقوے۔

افراط تفریط سے بچنا یا دوسرے

الفاظ مین یوں کہو کہ صراط مستقیم پر چلنا انسان کو متقی بناتا ہے۔

لیکن

جب کہ انجیل کوئی شریعت پیش ہی نہین کرتی کوئی قانون بتاتی ہی نہین تو کیا انجیل کی غرض وغایت یہی نہین ہو سکتی کہ وہ قوئے انسانی کی بے حرمتی کرتی ہے؟ اور خدا تعالے کے بے نقص فعل کو عبث اور لغو قرار دیتی ہے؟ بیہودہ لفاظی سے کام لینا امر دیگر ہے لیکن اگر انصاف کوئی چیز ہے تو ہم دعوے سے کہتے ہین کہ انجیل کے پرستار اس معقول بات کا کوئی جواب نہین دے سکتے۔

خدا باپ کے علم کامل میں اگر شریعت واقعی لعنت تھی تو ابتدائے آفرینش کے ساتھ ہی اِس لعنت کو بھیجنے کی اسے کیا ضرورت تھی؟ اور ان قوے کے ساتھ انسان کا بنانا ہی کیون ضروری ہوا جو اپنے اوپر ایک حکومت کو چاہتے ہین اور اپنی فطرت مین بہت سے خواص اور افعال کی طاقت لئے ہوئے ہین۔

ہم کو نہایت افسوس اور رنج ہوتا ہے جب ہم انجیل کی اس تعلیم پر جو نہ صرف قوئے انسانی کی بے حرمتی کرنے والی ہے بلکہ حقیقت مین خدا تعالےٰ کی مقدس ذات پر اعتراضات کو پیدا کرکے دہریت اور اباحت پھیلانے والی ہے نظر کرتے ہین۔

غرض اول تو انجیل سرے سے کوئی تعلیم دیتی ہی نہین اور شریعت کو لعنت کہہ کر ٹلاتی ہے۔ لیکن پھر جو کم وبیش تعلیم بطور شریعت دی ہے یا انجیل ہی کے محاورہ مین یون کہو کچھ لعنت پیش کی ہے وہ ایسی نکمی اور ہوائی اور بیہودہ ہے کہ بجز ہلاکت کے اور اس مین کچھ ہے ہی نہین۔

انجیل کی اس تعلیم کے ہم دو حصے کر لیتے ہین اول خدا کی بابت دوم انسان کے متعلق۔

خدا کے متعلق انجیل کے ماننے والوں کے خیال کے موافق یہ کہہ دینا کہ خدا ایک نہیں بلکہ تین ہین اور پھر تین نہین بلکہ ایک ہین یہی کافی ہے اور یہ تثلیث کا عقیدہ ہی اس کے بطلان کے لیے بس ہے۔ بشپ صاحب کا منشا اس مضمون مین یسوع کی خدائی کا ظاہر کرنا ہی ہے۔ جس کو وہ کھلے کھلے الفاظ مین آگے بیان کرتے ہین ہم اس پر اسی مقام پر بحث کرین گے۔

سردست ہم یہ کہتے ہین کہ عیسائیون نے تین خداؤن کا عقیدہ سارے نبیوں کے خلاف اور قانون قدرت کے خلاف تجویز کیا۔ اور پھر جس انسان کو خدا بنایا اس کی خدائی کے ثبوت مین ایک بھی قوی دلیل پیش نہ کی۔ اور اس کا اسی نمونہ پیش کیا کہ اعلے درجے کے انسان کی شان کے بھی خلاف ہے اور انسانی تہذیب کے متعلق جو کچھ انجیل نے سکھایا ہے وہ اور بھی قابل نفرت ہے اگر ہم اس کے مختلف شعبون پر اخلاق کی تقسیم کرکے لکھین تو یہ ریویو گو ریویو کی حدود سے تو نہین نکل سکتا لیکن ہمین یہ احتمال ضرور ہے کہ امید سے بہت زیادہ طویل ہو جاوے اس لئے اس پہلو پر بھی اسی انداز سے مختصر سی بحث کرتے ہین جیسے خدا تعالےٰ کے متعلق تعلیم پر کلام کیا ہے۔

اس مین کسی کو کلام نہین ہوسکتا۔ اور خود مشاہدہ صحیحہ ایک زبردست گواہ موجود ہے کہ انسان دنیا مین بہت سی قوتون کو ساتھ لیکر آیا ہے اور انسان جو ایک نادر الخلقت مخلوق ہے۔ اس کا کمال یہی ہو سکتا ہے کہ وہ ان قوتون مین کمال حاصل کرے جو اس کو دی گئی ہین تاکہ اس مین اور اسکے غیر مین ایک مابہ الامتیاز قایم ہو۔

اور حیات ابدی اور زندگی کی روشنی کا کمال یہی ہے کہ اس کی ہر قوت مین تقوے اور خدا شناسی کی چمک نظر آوے۔

لیکن جو مذہب کہ خدا شناسی کی تعلیم ہی کامل طور پر نہین دے سکتا وہ خود فراموشی کی راہ یعنے اپنی مرضیات اور خواہشات پر فنا طاری کرکے خدا تعالیٰ مین زندگی کی راہ کب دکھا سکتا ہے؟

پس انسان جو بیشمار قوتین رکھتا ہے۔ جب تک ان مین زندگی کی تجلی نہ پائی جاوے اسے زندہ نہین کہہ سکتے۔ ان قوتون مین سے بعض یہ ہین۔

عقل - عفت - شجاعت - عدل - رحم صبر - استقامت - شکر - محبت - خوف طمع - حزن وغم - ایثار - سخاوت - حیا - سخط - غضب - اعراض - رضا - شفقت تذلل - حمد - ذم - امانت دیانت - صدق عفو - انتقام - کرم - جود - مواسات - ذکر - تصور - مروت - غیرت - شوق - ہمدردی - حلم - شدت - فہم - فراست - تدبیر - تقوے - فصاحت - بلاغت - عمل جوارح - ذوق - انس دعا - نطق - ارادہ - تواضع - رفق - مدارات - وفا - حسن عہد - صلہ رحم - وقار - زہد - غبطہ ایجاد - معاونت - طلب تمدن - تسلیم - شہادت صدق - رضا بقضا - احسان - توکل - اعتماد - تحمل تبتل - اطاعت - موافقت - مخالطت - عشق - فنا النظری - تطہیر - فکر - ادراک - توبہ - ندامت - استغفار - بذل روح - ایمان - توحید - رویا - کشف وغیرہ بہت سی قوتین - انسان کو دی گئی ہین جن مین کوئی دہریہ فی الحقیقت شریک نہین - اب ان قوتوں کا تذکرہ کرنے اور ان کو اپنے محل پر خرچ کرنے کی تعلیم اگر ساری انجیل مین تلاش کرو۔ تو ہرگز نہ ملے گی۔؟ اور اگر بشپ صاحب یہ دعوے کرین تو ان کا فرض ہے کہ وہ انجیل سے ان قوتون کے نشو ونما کے متعلق تعلیمات کا ذکر کرین۔ مگر ہم بلاخوف تردید لکھتے ہین کہ انجیل بجز حلم اور نرمی کی قوت پر زور دینے کے دوسری کسی قوت کی آبپاشی کر ہی نہین سکتی۔ حالانکہ یہی حلم اور نرمی بعض موقعون پر دوسری قوتون کے زایل کرنے ہی کے لیے زہر قاتل نہین بلکہ تمدن کے اصولون کی صریح متضاد ہوتی ہے۔

وہ شخص سخت دھوکہ دیتا ہے یا دھوکا کھاتا ہے جو ہمارے اس بیان سے یہ یہ نتیجہ نکال کر پیش کرنا چاہتا ہے کہ ہم حلم اور نرمی کے خلاف ہین۔ نہین ہمارا